جاسوسی ڈائجسٹ : اپریل 1999
ایک پرائیویٹ سراغ رساں کی کارگزاری اور پُر تجسس احوال
پیشِ مرگ
افسر آذر

پیشِ مرگ

افسر آذر

دولت مندوں کے شوق نرالے ہوتے ہیں۔ وہ دولت مند شخص بھی اپنے شوق کے ہاتھوں ایک ایسے چکر میں پھنس گیا تھا جس سے نکلنا اُس کے بس کی بات نہ تھی۔ اُس کی بیوی اُس کے لیے ایک ایسی مصیبت بن گئی تھی جس کا کوئی علاج اُس کے پاس نہ تھا۔ مجبوراً اُس نے ایک سُراغ رساں کی خدمات حاصل کرلیں۔

ایک پرائیویٹ سُراغ رساں کی کارگزاری اور ذہانت کا پُرتجسس احوال

میں اس وقت شکاگو ایونیو کے قریب اسٹیٹ اسٹریٹ پر واقع ایک پرانی عمارت کی گیارھویں منزل پر ایک دفتر کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ دروازے پر جو بورڈ لگا تھا اس پر موٹے حروف میں لکھا تھا۔ ”ہنٹر اینڈ ہنٹر۔ ڈیٹکٹیو ایجنسی“ میں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا۔ کیوں نہ ہوتا۔ آخر میں بھی ہنٹر ہوں۔ ایڈ ہنٹر، اس سراغ رساں ایجنسی کا ایک مالک۔ دوسرا مالک میرا چچا ہے۔ اس کا نام امبروز ہنٹر ہے۔

اندرونی آفس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ انکل امبروز وقت گزاری کے لیے تاش سے دل بہلا رہے تھے۔ انکل امبروز پستہ قد، قدرے فربہ لیکن نہایت چاق وچوبند انسان ہیں۔ مونچھیں گھنی اور سرخی مائل ہیں جن میں سفید بالوں کی تعداد

روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے۔ میں نے ہیلو ہیلو کے انداز میں ہاتھ ہلائے اور بیرونی آفس میں اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔ میں لنچ کر کے واپس آیا تھا۔ اب انکل امبروز کو لنچ کے لیے جانا تھا۔ ہم باری باری لنچ کرنے جاتے تھے۔ اس طرح ہمارا آفس ہر وقت کھلا رہتا تھا۔

انکل امبروز نے کارڈ سمیٹے، ان کو گڈی کی شکل دے کر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا "ایڈ ادھر آؤ یار، ضروری بات کرنا ہے۔"

یار کا لفظ وہ کبھی کبھار استعمال کرتے تھے، خاص طور پر اس وقت جب وہ اپنی مرضی کے خلاف مجھ سے کوئی کام لینا چاہتے تھے۔ میں ان کی اس عادت کو سمجھ گیا تھا لیکن کبھی نہ تو ان کے اس اندازِ تخاطب پر اعتراض کیا تھا نہ ان کے کام کو انکار کیا تھا۔ میں انکل کے کمرے میں داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

دن خاصا گرم تھا۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ پنکھا آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ ائرکنڈیشنر خراب تھا، اس حد تک خراب کہ ناقابلِ مرمت تھا۔ نیا ائرکنڈیشنر لینے کے لیے حالات ساز گار نہیں تھے۔ کافی عرصے سے کوئی کیس نہیں ملا تھا "جی انکل، کیا بات ہے؟" میں نے کہا۔

"ایک کیس آیا ہے۔ لیکن میں اس کیس کو لینے یا نہ لینے کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر پایا۔ ویسے بھی اس معاملے میں فیصلہ کرنے کا مجاز میں نہیں ہوں کیونکہ اگر ہم نے یہ کیس ہاتھ میں لیا تو اس پر کام تم ہی کو کرنا ہوگا۔ اس لیے میں نے سوچا کہ جواب دینے سے قبل تم سے بات کرلوں۔"

"ہوں۔" میں نے میز پر رکھے ہوئے پیپر ویٹ کو الٹا کر کے گھماتے ہوئے کہا "کیس کی نوعیت کیا...." اسی لمحے پیپر ویٹ گھومتا ہوا میرے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف کو لڑھک گیا، اس کے ساتھ ہی ہوا کے جھونکے سے پیپر ویٹ کے نیچے رکھا ہوا کاغذ کا ایک مستطیل ٹکڑا اڑ کر فرش پر جا گرا۔ میں نے کاغذ اٹھا کر میز پر رکھا۔ اس دوران میں پہلی مرتبہ غور سے کاغذ کو دیکھا۔ یہ ہماری ایجنسی کے نام کاٹا ہوا چیک تھا جو کسی اولیور آر۔ بروک مین نے اپنے دستخطوں سے جاری کیا تھا۔ بروک مین کا نام میرے لیے اجنبی تھا۔ چیک پر درج رقم پانچ ہزار ڈالر کی تھی۔ ہماری ایجنسی کے جو مالی حالات تھے اس میں یہ رقم ہمارے بہت کام آسکتی تھی۔ بہت سے مسائل حل ہوسکتے تھے، کئی بل ادا کرسکتے تھے۔ میں نے چیک کو پیپر ویٹ سے دباتے ہوئے کہا "لگتا تو ایسا ہے کہ آپ یہ کام پہلے ہی ہاتھ میں لے چکے ہیں۔ رقم بھی معمولی نہیں ہے۔"

"نہیں، ایسا نہیں ہے۔ میں نے اس کیس کو ہاتھ میں لینے کی ہامی نہیں بھری۔ بروک مین یہاں آیا تھا تو وہ یہ چیک کاٹ کر لایا تھا اور گفتگو کے دوران میں اس نے یہ چیک میز پر رکھتے ہوئے کہا تھا.... 'یہ پیشگی ہے، کام کے بعد اس سے دُگنی رقم پیش کروں گا' مگر میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ جب تک میں تم سے مشورہ نہ کرلوں، میں یہ کیس نہیں لے سکتا۔"

"اولیور بروک مین۔ یہ ذات شریف ہیں کون۔ آپ جانتے ہیں؟"

"نہیں۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں لیکن اپنے اندازِ گفتگو اور طور طریقوں سے وہ بھلا اور اچھا آدمی لگتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ ایک شریف انسان ہے۔"

میں نے اپنے چچا کے اس خیال سے اتفاق کرلیا۔ کیونکہ میرے چچا ایک انسان شناس شخص ہیں۔ اڑتی چڑیا کے پَر گن لیتے ہیں۔ عیار اور بدمعاش شخص کو تو دور سے پہچان لیتے ہیں۔

"اس کا مسئلہ کیا ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"اس کا خیال ہے کہ اس کی بیوی اسے قتل کرنے کی کوشش کررہی ہے یا منصوبہ بنا رہی ہے۔" چچا امبروز نے بتایا۔

"بہت دلچسپ بات ہے۔" میں نے کہا "مگر سوال یہ ہے کہ آخر اس معاملے میں ہم کیا کرسکتے ہیں۔ ہمارا کام تو واردات کے بعد شروع ہوسکتا ہے۔ ویسے بھی یہ پولیس کیس ہے۔"

"یہ بات خود بروک مین بھی جانتا ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ جب تک اسے یہ یقین نہ ہوجائے کہ اس کا شبہ درست ہے، جب تک کوئی اور اس کے خیال کی تصدیق نہ کردے، وہ کوئی فیصلہ کن اقدام کرنا نہیں چاہتا۔ جب تک کوئی اپنے طور پر چھان بین کر کے اس نتیجے پر نہیں پہنچے گا کہ اس کی بیوی واقعی اسے موت کے گھاٹ اتارنے پر تلی ہوئی ہے وہ کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ تم اس کے گھر میں رہ کر حالات کا جائزہ لو۔"

"لیکن کیسے؟ اور آخر میں ہی کیوں؟"

"بات یہ ہے ایڈ کہ بروک مین کا ایک سوتیلا بھائی ہے جو سیاٹل میں رہتا ہے۔ اس سوتیلے بھائی سے بروک مین کی بیوی کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ خود بروک مین اپنے سوتیلے بھائی سے برسوں سے نہیں ملا ہے۔ میرا مطلب ہے بیس، بائیس برس سے۔ اس کے بھائی کی عمر ۲۵ یا ۳۰ برس

ہے اور تم اس عمر کے مطابق ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ تم کسی کاروبار کے سلسلے میں سیاٹل سے شکاگو آؤ اور چند دن ان لوگوں کے ساتھ گزارو۔ مزے دار بات یہ ہے کہ اس کام میں تمہیں اپنا پہلا نام بھی تبدیل نہیں کرنا پڑے گا۔ تمہارا نام ایڈ کارٹ رائٹ ہوگا۔ بروک مین تمہیں وہ تمام باتیں بتا دے گا جو ایڈ کارٹ رائٹ کی حیثیت سے تمہیں معلوم ہونی چاہئیں۔"

چند لمحے غور کرنے کے بعد میں نے کہا "کچھ یقین نہیں آتا لیکن پھر بھی...." میں نے چیک کو ہاتھ میں لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "آپ نے اس سے دریافت کیا تھا کہ وہ ہمارے پاس کیسے آیا؟"

"ہاں۔ پوچھا تھا۔ اسے کوسلووسکی نے بھیجا تھا ہمارے پاس۔ وہ کوسلو کا دوست ہے۔ دونوں ایک ہی گولف کلب کے ممبر ہیں۔ کوسلو ایک بیمہ کمپنی کا چیف انو یسٹی گیٹر ہے۔ کئی معاملات میں ہم نے اس کے لیے یا اس کے ساتھ کام کیا ہے۔ یاروں کا یار ہے وہ۔"

"تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ بروک مین کے معاملے میں بھی بیمہ پالیسی کا کوئی ٹنٹا ہو؟" میں نے سوال کیا۔

"نہیں۔ بروک مین کی دولت اور جائداد کے مقابلے میں اس کی بیمہ پالیسی بہت معمولی رقم کی ہے۔ یہ پالیسی بھی اس نے کافی برس پہلے لی تھی۔ اب وہ عمر کے اس حصے میں داخل ہوگیا ہے کہ اس کا بیمہ نہیں ہو سکتا، پھر وہ دل کا مریض بھی ہے۔"

"اوہ.... ویسے کیا کوسلو بھی اس خیال سے متفق ہے کہ اس کی بیوی کی جاسوسی کی جائے؟" میں نے پھر سوال کیا۔

"میں خود یہ تجویز پیش کرنے والا تھا کہ اس بارے میں کوسلووسکی سے بات کی جائے۔ سنو ایڈ، یہ بروک مین ہمارا جواب معلوم کرنے کے لیے دو بجے پھر آئے گا۔ اسی لیے میں چاہتا تھا کہ لنچ پر جانے سے پہلے تمہیں یہ سب کچھ بتا دوں تاکہ تم بھی اس معاملے کے ہر پہلو پر غور کرسکو۔ تم کوسلووسکی کو فون کرکے بروک مین کے بارے میں ضروری تفصیلات معلوم کرسکتے ہو۔ اسے جو کچھ معلوم ہوگا بلا تامل تمہیں بتا دے گا۔"

انکل امبروز یہ کہہ کر کھڑے ہوگئے اور کھونٹی پر سے ہیٹ اتار کر اپنے سر پر جمایا۔ وہ باہر جانے ہی والے تھے کہ میں نے کہا "ایک اور بات۔ فرض کیجیے بروک مین کی بیوی کی ملاقات کسی روز بروک مین کے سوتیلے بھائی سے ہوگئی تو کیا ہوگا؟"

☆☆ حافظہ ☆☆

ساس نے بڑے فخر سے اپنی بہو سے کہا "میں اسی برس کی ہونے کو آئی لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں نے آج تک کوئی جھوٹ بولا ہو؟"

بہو نے جواب دیا "اس میں تعجب کی کیا بات ہے امی جان! اس عمر میں حافظے کی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔"

ساس کے خلاف ایک بہو کا الزام

☆☆☆ --- ☆☆☆

"میں نے بھی اس سے یہی سوال کیا تھا۔" انکل امبروز نے کہا "اس کا کہنا ہے کہ اس کا کوئی امکان نہیں۔ ان دونوں بھائیوں میں کوئی قربت یا محبت نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے بھی روادار نہیں۔ بروک مین کبھی سیاٹل نہیں جاتا اور اس کے بھائی کے شکاگو آنے کے امکانات سمجھ لو ہزار میں سے ایک ہیں۔ اس لیے فکر نہ کرو، اچھا میں چلا۔"

میں نے کوسلووسکی کو فون کیا۔ اس نے تصدیق کی کہ اس نے بروک مین کو ہمارے پاس بھیجا تھا۔ میرے سوال پر اس نے کہا "بات تو یہی ہے کہ بھئی مجھے تو لگتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف سے بلاوجہ ہی بدگمان ہوگیا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ خبطی ہوگیا ہے وہ۔ لیکن تمہیں اس سے کیا۔ گولی مارو اسے۔ وہ بلاوجہ اپنی رقم خرچ کرتا ہے تو کرنے دو۔ رقم اس کی ہے۔ اتنا دولت مند ہے کہ یہ رقم سمندر میں قطرے کے برابر ہوگی۔ تم نہیں کرو گے یہ کام تو وہ کسی اور سے کرالے گا تو پھر تم ہی کیوں نہیں کرتے۔"

"آپ کے خیال میں بروک مین کے اس خیال کے درست ہونے کا کوئی امکان ہے؟"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" ٹیلی فون پر کوسلووسکی کی آواز آئی "مسز بروک مین سے میں بس ایک دو مرتبہ ہی ملا ہوں۔ یہ ملاقاتیں بھی بالکل سرسری سی تھیں۔ مجھے وہ خاتون بڑی سرد اور خشک سی محسوس ہوئی۔ روکھی، اپنے آپ میں مگن۔ لگتا تو نہیں کہ وہ قتل کرسکتی ہے یا قتل کرنے کا سوچ بھی سکتی ہے۔ پھر بھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"بروک مین سے تو آپ بخوبی واقف ہوں گے۔ آپ کے خیال میں وہ کیسا شخص ہے۔ معقول، سنجیدہ یا دور... کی

چھوڑنے والا؟"

"ہم دونوں گہرے دوست تو نہیں ہیں لیکن ہاں میں پانچ چھ سال سے اسے جانتا ہوں۔ وہ تو مجھے ہمیشہ سنجیدہ، بردبار اور متین شخص ہی معلوم ہوا ہے۔"

"کاروبار کیا ہے اس کا؟"

"کنسٹرکشن کا کام کرتا ہے۔ وہ کم وبیش ریٹائر ہو چکا ہے۔ اپنی عمر کی وجہ سے نہیں۔ عمر تو اس کی چالیس، پینتالیس سال ہی ہے لیکن وہ دل کا مریض ہے۔ انجائنا پیکٹورس ہے اسے۔ ایک ڈیڑھ برس قبل ڈاکٹروں نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ آرام کرے، زیادہ محنت نہ کرے ورنہ پھر..."

انکل امبروز دو بجنے سے چند منٹ قبل ہی واپس آگئے اور میں نے بروک مین کے آنے سے قبل انہیں کوسلووسکی سے ہونے والی گفتگو کا لب لباب بتا دیا۔ بروک مین لمبے چوڑے قد کاٹھ کا شخص تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ یہ مسکراہٹ ایسی تھی کہ دیکھنے والا فوراً ہی اس کے لیے دل میں پسندیدگی کے جذبات محسوس کرتا تھا۔ اس نے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔

"ہائے ایڈ۔" بروک مین نے قدرے گرم جوشی سے مجھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا "خوشی اس بات کی ہے کہ تمہارا نام ایڈ ہے کیونکہ اگر تمہارا یہ نام نہ ہوتا تب بھی میں آئندہ چند روز تک تمہیں اسی نام سے پکارتا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم اس کیس پر کام کرنے کے لیے تیار ہو گئے تو۔ تمہارے انکل امبروز نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ تم سے دریافت کیے بغیر اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتے۔ تو اب بتاؤ تمہارا فیصلہ کیا ہے؟"

"بات یہ ہے مسٹر بروک مین کہ میں نے اس کیس پر غور کیا ہے اور اس کیس کو ہاتھ میں نہ لینے کی بس ایک ہی وجہ ہے جو میرے خیال میں ایک معقول وجہ ہے۔ وہ وجہ یہ ہے مسٹر بروک مین کہ اگر آپ کی اہلیہ واقعی آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں یا اس کے لیے کوئی منصوبہ بنا رہی ہیں تو پھر ان کے ارادے اور منصوبے کو جاننے اور ان کے طریقۂ واردات سے آگاہ ہونے اور آپ کی اہلیہ کو اس سے باز رکھنے کے لیے میری کامیابی کے امکانات کم ہیں۔"

بروک مین نے سر کو اثبات میں جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھی یہ بات جانتا ہوں، پھر بھی میری خواہش ہے کہ تم کوشش کرو۔ بات یہ ہے ایڈ کہ میں صاف گو آدمی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں اپنی بیوی کی طرف سے بلاوجہ بدگمان ہو گیا ہوں کہ وہ مجھے قتل کرنے کے درپے ہے۔ اس لیے میں اس بارے میں دوسرے شخص کی رائے لینا چاہتا ہوں۔ ایسے شخص کی جو چند دن ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ رہ کر گزارے۔ حالات کا مشاہدہ کرے، تجزیہ کرے اور رائے قائم کرے۔ اگر تم اپنے طور پر اس نتیجے پر پہنچو کہ میرے اندیشے درست ہیں یا تمہیں ایسے ٹھوس اور مثبت اشارے ملیں جو میرے شکوک کو درست ثابت کرتے ہوں تو ٹھیک ہے۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم، پھر میں اپنے طور پر اقدام کروں گا۔ بات یہ ہے ایڈ کہ میری بیوی ایوا بہت چالاک اور شاطر عورت ہے۔ وہ جانتی ہے کہ میں کسی وقت بھی مر سکتا ہوں اس لیے وہ نہ تو مجھے طلاق دے گی نہ نان، نفقہ اور گزارا الاؤنس کے بدلے علیحدگی پر رضا مند ہوگی۔ لیکن خیر، بھاڑ میں جائے وہ۔ میں گھر چھوڑ کر کسی کلب میں آرام سے رہ سکتا ہوں۔ قتل ہونے سے تو یہ بدرجہا بہتر ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس سے طلاق دینے کو کہا تھا؟"

"ہاں، کہا تھا۔ لیکن... خیر چھوڑو، میں تمہیں شروع سے بتاتا ہوں۔ بعض باتیں بڑی تلخ ہیں اور مجھے بتاتے ہوئے تکلیف بھی محسوس ہوگی لیکن ضروری ہے کہ تمہیں تمام حالات معلوم ہوں۔ ایوا سے میری ملاقات..."

○☆○

بروک مین کی ایوا سے ملاقات آٹھ برس قبل ہوئی تھی۔ اس وقت بروک مین کی عمر ۳۵ برس اور ایوا کی عمر ۲۵ برس تھی۔ ان دنوں ایوا نائٹ کلبوں میں برہنہ رقص کیا کرتی تھی۔ اس کا پیشہ ورانہ نام ایوا ایڈن تھا جبکہ اس کا اصلی نام ایوا پیکر تھا۔ ایوا بہت جاذبِ نظر شخصیت اور خوب صورت چہرے کی مالک تھی۔ اس کے چہرے پر سنہرے بال اور بھی بھلے لگتے تھے۔ بروک مین اسے دیکھتے ہی، پہلی نظر میں اس پر فدا ہو گیا تھا۔ بس پھر کیا تھا اس پر ایوا کو اپنانے کا بھوت سوار ہو گیا اور جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اپنی نجی زندگی میں ایوا ایک کم گفتار، پاک باز اور دوسروں سے ہمدردی رکھنے والی خاتون ہے اور دیگر عریاں رقص کرنے والی لڑکیوں سے قطعی مختلف ہے تو بروک مین نے ہر قیمت پر اس کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا پھر ان کی ملاقاتیں بڑھنے لگیں۔

اور ایک دن وہ بھی آیا جب بروک مین نے ایوا سے شادی کر لی۔ یہی بروک مین کی بہت بڑی غلطی ثابت ہوئی۔ شادی کے بعد بروک مین پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ ایوا جذبات سے بالکل عاری ایک قطعی طور پر ٹھنڈی برفاب

عورت ہے۔ شادی سے قبل وہ بروک مین کے لیے جس سرمستی کا اظہار کرتی رہی تھی وہ سراسر اداکاری تھی۔ نہایت کامیاب اداکاری۔ شادی کے بعد بلکہ یہ کہنا بہتر ہے کہ ہنی مون کے بعد ایوا نے اس اداکاری کو مزید جاری رکھنا فضول جانا۔ وہ جس چیز کی خواہش مند تھی، متمنی تھی وہ اسے مل گئی تھی۔ بروک مین سے شادی کے بعد اس کو تحفظ بھی مل گیا تھا اور عزت واحترام بھی۔ ازدواجی تعلقات سے اس کو نفرت تھی اور بس۔ بروک مین جب ایوا کے اس نفسیاتی رویے سے پوری طرح واقف ہوا تو اس نے ایوا کو کسی ماہر نفسیات، ماہر جنسیات یا ازدواجی زندگی کے ماہر کے پاس لے جانے اور اس کا مشورہ لینے کا فیصلہ کیا لیکن ایوا نے اس مسئلے پر بروک مین کی ہر تجویز کو مسترد کردیا۔ وہ اب حقوق زوجیت ادا کرنے کے لیے تیار ہی نہ تھی۔ اس خامی یا کمی یا نفسیاتی مرض کے سوا وہ ہر اعتبار سے ایک مکمل بیوی تھی۔ اتنی خوب صورت کہ بروک مین کے تمام دوست اس کی قسمت پر رشک کرتے تھے۔ وہ ایک نہایت عمدہ میزبان تھی، گھر کے ملازمین سے کام لینا اور ان کو خوش رکھنا جانتی تھی۔ الغرض گرہستی چلانے میں وہ مشاق تھی۔ باہر والوں کے لیے یہ ایک مثالی اور کامیاب شادی تھی لیکن بروک مین کے لیے یہ ازدواجی زندگی بڑی عذاب ناک تھی۔ تنگ آکر بروک مین نے اس کو تجویز پیش کی کہ وہ اسے طلاق دے دے اور اس کے بدلے بھاری رقم لے لے۔ مگر ایوا اس پر راضی نہ ہوئی۔ وہ تو جو چاہتی تھی اسے مل چکا تھا۔ شادی، عزت، وقار، دولت سب ہی کچھ۔ ایوا ان سب کو تج کر مطلقہ کی زندگی گزارنے کے لیے تیار نہ تھی۔

"میں تمہاری بیوہ بن کر تو رہ سکتی ہوں، مطلقہ کی حیثیت سے نہیں۔" ایک مرتبہ ایوا نے کہا تھا۔

بروک مین نے طلاق دینے کی دھمکی دی تو ایوا نے زوردار قہقہہ لگا کر کہا "چھوڑو یار! کس دنیا میں رہتے ہو تم۔ تم مجھ پر کن الزامات کے تحت طلاق کی درخواست لے کر عدالت میں جاؤ گے۔ تم عدالت میں میرے خلاف کچھ ثابت نہیں کرسکتے۔"

بروک مین کے لیے یہ حالات پاگل کردینے کے لیے کافی تھے۔ وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود تجرد کی زندگی گزار رہا تھا۔ وہ ماں بننے کے لیے تو کیا بروک مین سے میاں بیوی کے تعلقات رکھنے کی بھی روادار نہ تھی۔ ایسے حالات میں بروک مین نے ازدواجی طور پر ناآسودہ شخص کی راہیں اختیار کرلیں لیکن اس میں بھی اس نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

مگر کب تک، ازدواجی زندگی کی محرومیوں نے آخر رنگ دکھایا۔ تین برس قبل محبت اور آسودگی سے محروم بروک مین کی زندگی میں ایک عورت داخل ہوئی۔ خوب صورت، خوش اندام، ٹوٹ کر محبت کرنے والی۔ جذبات سے بھرپور اور مکمل عورت۔ اس کا نام تھا ڈروتھی اسٹارک۔ عمر تیس، بتیس کے لگ بھگ۔ پانچ برس قبل اس کا شوہر کوریا کی جنگ میں مارا جا چکا تھا۔ اس کے جنگ پر جانے سے قبل انہوں نے صرف ایک ہنی مون ساتھ گزارا تھا۔ بروک مین کو ڈروتھی سے محبت نہیں، عشق ہوگیا اور جب یہ عشق سر چڑھ کر بولا تو بروک مین نے ایوا کو پیش کش کی کہ وہ اس سے رقم لے لے اور اس کو طلاق دے دے۔ طلاق کے عوض بروک مین ایوا کو اتنی رقم دینے پر تیار تھا کہ وہ بالکل قلاش ہی ہوجاتا۔

یہ اس وقت کی بات تھی جب بروک مین کو ابھی دل کا عارضہ لاحق نہیں ہوا تھا اور وہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گزارنے پر مجبور نہیں ہوا تھا۔ بہرحال ایوا نے بروک مین کی پیش کردہ طلاق کی یہ تجویز مسترد کردی تھی۔ اس کے بعد بروک مین نے کئی پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ایجنسیوں کی خدمات حاصل کیں اور خاصی بڑی رقم خرچ کی صرف اس توقع پر کہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ ایوا ایک غیروفادار اور آوارہ بیوی ہے جس کے دوسرے مردوں سے تعلقات ہیں۔ تاہم یہ تمام رقم ضائع ہوگئی۔ ایوا اپنی روش پر چلتی رہی۔ وہ ہمیشہ باعزت اور باوقار عورتوں کے ساتھ برج پارٹیوں میں بھی جاتی اور ٹی پارٹیوں میں بھی۔ کبھی کبھار وہ تنہا بھی مختلف پارٹیوں میں جایا کرتی۔ ہفتے میں ایک مرتبہ وہ یا تو فلم دیکھنے جاتی یا کوئی ڈراما دیکھنے۔

اس مرحلے پر انکل امبروز نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "آپ نے بتایا کہ اس سے پہلے بھی آپ پرائیویٹ سراغ رسانوں کی خدمات حاصل کرچکے ہیں۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آخر آپ انہی لوگوں کی خدمات اب کیوں حاصل نہیں کررہے ہیں؟"

"مجھے وہ لوگ پسند نہیں آئے۔ سب ہی مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے ایوا کے خلاف کوئی بات معلوم کرنے میں مایوسی کے بعد یہ پیش کش کی تھی کہ میں چاہوں تو وہ اس کے خلاف جعلی ثبوت حاصل کرسکتے ہیں۔ اس سے محبت کا ڈھونگ رچا کر یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ وہ ایک وفادار بیوی نہیں ہے۔" اس کے ساتھ ہی بروک مین نے دو ایجنسیوں کا نام لیا۔ میں اور انکل امبروز جانتے تھے کہ یہ ایجنسیاں اسی طرح پیشہ ورانہ اخلاقیات کو پامال کرکے اس

پیشے کو بدنام کرتی ہیں۔

بروک مین نے اپنی داستان جاری رکھی۔ اس نے بتایا کہ اس کی محبوبہ ڈروتھی اسٹارک اس حقیقت کو جانتی تھی کہ بروک مین کبھی اس سے شادی نہیں کرسکے گا لیکن ڈروتھی اس بات سے بھی واقف تھی کہ بروک مین ایک بچے کا باپ بننا چاہتا ہے۔ اس کو اپنے جانشین کی ضرورت تھی۔ ڈروتھی کو بھی بروک مین سے محبت ہوگئی تھی۔ اسی محبت سے مجبور ہوکر ڈروتھی اسے ایک بچہ دینے پر آمادہ ہوگئی۔ دو برس قبل بروک مین سے ڈروتھی کے ایک بچہ ہوا جس کا نام انہوں نے جیری اسٹارک رکھا۔

"کیا ایوا کو جیری کے بارے میں معلوم ہے؟" انکل امبروز نے دریافت کیا۔

"ہاں۔" بروک مین نے سر کو اثبات میں جنبش دیتے ہوئے کہا "لیکن وہ کچھ نہیں کرے گی۔ کر بھی کیا سکتی ہے مجھے طلاق دینے کے سوا' اور میں یہی چاہتا ہوں۔"

"بات اگر یہی ہے تو پھر تمہاری بیوی تمہیں قتل کیوں کرنا چاہتی ہے۔ مقصد کیا ہے اس کا۔ خاص طور پر اب جبکہ اس صورتِ حال کو دو برس گزر چکے ہیں۔" میں نے کہا۔

"حال ہی میں ایک تبدیلی آئی ہے۔ دو برس قبل میں نے ایک نئی وصیت تیار کی تھی۔ ایوا کو اس وصیت کا علم نہیں تھا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ میرے دل کا عارضہ بڑھتا جارہا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ میں بس چند برس اور زندہ رہوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ میری دولت اور جائداد کا بڑا حصہ ڈروتھی اور میرے بیٹے جیری کو ملے۔ چنانچہ میں نے جو نئی وصیت بنائی ہے اس کے مطابق میری جائداد اور دولت کا ایک چوتھائی ایوا کو' ایک چوتھائی ڈروتھی کو اور نصف' وقف کی صورت میں میرے بیٹے کو ملے گا۔ اپنی وصیت کے پیش لفظ میں' میں نے وضاحت کردی ہے کہ میں ایسا کیوں کررہا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے اس میں ایوا سے شادی کی اصلی کہانی بھی لکھ دی ہے اور بتایا ہے کہ ایوا سے میری شادی سرے سے شادی ہی نہیں تھی' ساتھ ہی میں نے وہ اسباب بھی لکھ دیے ہیں جس کی بنا پر اس شادی کو شادی نہیں کہا جاسکتا۔ یہی نہیں' میں نے وصیت کے پیش لفظ میں جیری کا باپ ہونا بھی تسلیم کیا ہے۔ اب آپ لوگ خود ہی بتائیں کہ کیا ایوا اس وصیت کے خلاف آواز اٹھا سکتی ہے' کوئی قانونی کارروائی کرسکتی ہے؟ اگر وہ ایسا کرے گی تو اخبارات کو ایک مزے دار اور چٹخارے دار خبر مل جائے گی۔ وہ اس کو خوب خوب اچھالیں گے اور ایوا کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔ اس کی عزت اور وقار سب خاک میں مل جائے گا اور یہ عزت و وقار ایوا کو بے حد عزیز ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ایوا نے مقدمے بازی کی تو اس سے ڈروتھی کو بھی تکلیف پہنچے گی' اس کی بدنامی ہوگی۔ لیکن اگر وہ جیت گئی۔ میرا مطلب ہے جزوی طور پر بھی جیت گئی تو وہ یہاں سے کہیں اور جاسکتی ہے' اپنا نام تبدیل کرکے نئے سرے سے اپنی زندگی شروع کرسکتی ہے۔ اگر یہ مقدمے بازی چند برس بعد ہوئی تب بھی جیری اتنا کم عمر ہوگا کہ جذباتی طور پر وہ کسی صدمے سے دوچار نہیں ہوگا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے مسٹر بروک مین لیکن اگر آپ اپنی بیوی سے اتنی ہی نفرت کرتے ہیں تو پھر اس کو جائداد سے مکمل طور پر محروم کیوں نہیں کردیتے؟" میں نے کہا۔

"میں ایسا کرسکتا ہوں لیکن ایسی صورت میں وہ یقیناً وصیت کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی جبکہ اس کے نام ایک چوتھائی جائداد کرنے سے میرے خیال میں وہ شاید بدنامی مول لینے کے بجائے اور اپنے عزت و وقار کی خاطر خاموش ہو کر بیٹھ جائے۔"

"ہاں یہ خیال تو درست ہے۔" میں نے کہا "مگر مسٹر بروک مین وہ آپ کیا کہہ رہے تھے کہ حال ہی میں کچھ نئے حالات...."

"ہاں' حال ہی سے میری مراد گزشتہ شب ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے اپنی یہ وصیت' اپنے دفتر میں ایک خفیہ جگہ رکھی ہوئی تھی۔ آپ کو... یہ بتادوں کہ جب سے میں ریٹائر ہوا ہوں میں نے گھر میں ہی دفتر بنا رکھا ہے۔ گزشتہ شب میرے علم میں یہ بات آئی کہ وہ وصیت وہاں سے غائب ہے۔ چند دن قبل تک وصیت وہیں تھی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح وہ وصیت ایوا کے ہاتھ لگ گئی ہے اور میرے خیال میں ایوا نے اس وصیت کو ضائع کردیا ہے۔ سو میرا خیال ہے کہ وہ یہی سوچ رہی ہے کہ اگر اب میری موت ہوجاتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ایسی صورت میں میری موت ہوجاتی ہے کہ مجھے وصیت کے گم ہونے کا علم نہ ہو اور میں نئی وصیت از سرِنو تیار نہ کراؤں تو پھر میری تمام دولت اور جائداد کی وہ بلا شرکت غیرے وارث قرار پائے گی۔"

انکل امبروز نے کہا "مسٹر بروک مین تم نے کہا کہ وہ سوچ رہی ہے تو کیا اسے سوچنا نہیں چاہیے؟"

بروک مین ہنسا "کل تک وہ سوچتی تو ٹھیک تھا لیکن آج صبح میں اپنے وکیل کے پاس گیا تھا اور اس سے ویسی ہی وصیت دوبارہ تیار کرالی ہے۔ اب میں نے وہ وصیت وکیل

رکھوا دی ہے۔ مجھے پہلے بھی وصیت وکیل کے پاس ہی رکھوانی چاہیے تھی۔ یہ بات ایوا کو معلوم نہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اسے معلوم ہو۔"

اب سوال کرنے کی باری میری تھی "آپ کیوں نہیں چاہتے کہ اسے معلوم ہو۔ اگر آپ کی بیوی کو یہ معلوم ہوجائے کہ آپ نے نئی وصیت تیار کرالی ہے اور وہ وصیت ایسی جگہ رکھی ہے جہاں اس کے ہاتھ نہیں پہنچ سکتے تو کم ازکم اسے اس بات کا تو علم ہوگا کہ اب آپ کو قتل کرنے سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔"

"آپ کا کہنا بالکل درست ہے مسٹر ایڈ لیکن میں نہیں چاہتا کہ اس کو نئی وصیت کا علم ہو۔ میں تو بس یہی چاہتا ہوں کہ وہ اس مغالطے میں رہے کہ مجھے اپنی وصیت کے گم ہونے کا علم نہیں ہے۔ میں تو بس یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کرنے کی کوشش کرے اور ناکام ہوجائے۔ اسی صورت میں، میں خود کو روئے زمین کا سب سے خوش قسمت فرد سمجھوں گا۔ اسی صورت میں میرے پاس اس کو طلاق دینے کی ٹھوس وجہ ہوگی۔ قتل کرنے کی کوشش سے بھلا بڑھ کر کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ پھر اس سے طلاق لے کر میں ڈرو تھی سے شادی کرلوں گا۔ اپنے بچے کو قانونی حیثیت دے کر اسے اپنا نام دوں گا۔ وہ جیری بروک مین کہلائے گا۔ اس کے لئے تو میں ہر خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ خطرہ بھی ہے کہ ایوا مجھے قتل کرنے کی کوشش میں کامیاب ہوجائے اور میں موت کے گھاٹ اتار دیا جاؤں۔ دونوں صورتوں میں، میں نقصان میں نہیں فائدے میں ہی رہوں گا۔ اس کے سوا تو میں ڈرو تھی سے صرف اسی صورت میں شادی کرسکتا ہوں کہ ایوا مجھ سے پہلے مرجائے جس کا بظاہر کوئی امکان نہیں۔ وہ صحت مند ہے۔ عمر میں مجھ سے چھوٹی ہے۔ وہ اگر مجھے قتل کردیتی ہے اور پکڑی جاتی ہے تو اس صورت میں اس کو میرے ورثے میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ سب کچھ ڈرو تھی اور جیری کے نام منتقل ہوجائے گا۔ کیوں مسٹر امبروز، قانونی پوزیشن یہی ہے نا کہ کوئی بھی شخص جس نے کسی کو قتل کیا ہو، مقتول کا وارث نہیں ہوسکتا۔ تو حضرات یہ ہے میری پوری کہانی۔ اب بتائیے کہ کیا آپ یہ کیس لینے کے لیے تیار ہیں یا پھر میں کسی اور کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ ویسے میری خواہش ہے کہ مسٹر ایڈ آپ یہ کیس اپنے ہاتھ میں لے لیں۔"

میں نے انکل امبروز کو دیکھا۔ ہم لوگ ایک دوسرے کے مشورے کے بغیر کبھی کوئی کیس نہیں لیتے تھے۔ انکل امبروز نے کہا "صاحب زادے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" چنانچہ میں نے بروک مین کو دیکھ کر سر کو اثباتی جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر بروک مین۔"

○☆○

اس کے بعد ہمیں جو کچھ کرنا تھا، ہم نے اس کی تفصیلات طے کیں۔ بروک مین پہلے ہی بنیادی معلومات حاصل کرچکا تھا۔ مثلاً یہ کہ ایک ائرلائن کا طیارہ سائٹل سے رات ساڑھے دس بجے شکاگو پہنچنے والا تھا۔ مجھے گویا اسی طیارے سے شکاگو پہنچنا تھا۔ اس دوران بروک مین اپنی بیوی سے یہ بہانہ کرتا کہ اسے اپنے سوتیلے بھائی ایڈ یعنی میرا ایک ٹیلی گرام ملا ہے جس میں، میں نے کہا ہے کہ میں کاروبار کے سلسلے میں ہفتہ دس دن کے لیے شکاگو آرہا ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ مجھ سے ائرپورٹ پر مل لے۔ میں نے اس سے قدرے بہتر تجویز پیش کی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں ایک لڑکی کو جانتا ہوں جس نے کچھ عرصے تک ہمارے ساتھ پارٹ ٹائم ٹیلی فون آپریٹر کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ میں اس لڑکی کو فون کروں گا کہ وہ اس (بروک مین) کے گھر ویسٹرن یونین آپریٹر کی حیثیت سے فون کرے اور جو کوئی بھی گھر پر فون اٹھائے اس کو ایک ٹیلی گرام کا متن پڑھ کر سنا دے۔ بروک مین نے میری اس تجویز کو پسند کیا اور کہا کہ اگر فون اس کی بیوی نے اٹھایا تو یہ بہت ہی اچھا ہوگا۔ پھر ہم دونوں نے مل کر ٹیلی گرام کا مضمون تیار کیا۔ جس کے بعد بروک مین نے گھر فون کیا اور اِدھر اُدھر کی چند باتیں کرکے فون بند کردیا۔ دراصل اس کو معلوم یہ کرنا تھا کہ اس کی بیوی گھر پر ہے اور اگر ہے تو اس کا پروگرام کیا ہے۔ اس کی بیوی گھر پر تھی اور شام تک کہیں جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

یہ معلوم ہونے کے بعد میں نے اس لڑکی کو فون کیا جو ہمارے پاس ٹیلی فون آپریٹر رہ چکی تھی۔ اس کو ٹیلی گرام کا متن لکھوا کر بروک مین کے گھر کا فون نمبر دیا اور اس کو بتایا کہ اسے کیا کچھ کرنا ہے۔ پھر میں نے آئندہ کا پروگرام طے کیا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم طیارے کی آمد سے ایک گھنٹا قبل موریسن ہوٹل کی لابی میں ملاقات کریں گے۔ بروک مین شہر کے شمالی حصے میں رہتا تھا اور اگر اس کو ائرپورٹ آنا تھا تو اس کو وہاں سے مزید ایک گھنٹا ائرپورٹ پہنچنے میں لگتا اور پھر لوپ روڈ تک پہنچنے میں مزید ایک گھنٹا۔ اس طرح ہمیں مزید دو گھنٹے مل جاتے جس میں ہم مزید منصوبہ بندی اور تبادلۂ خیال کرسکتے تھے۔ پھر ائرپورٹ سے اس کے گھر جانے تک

مزید نصف گھنٹا لگتا۔

میں نے بروک مین سے اس کا خاندانی پس منظر معلوم کیا۔ یہ معلوم کیا کہ اس کا سوتیلا بھائی ایڈ کارٹ رائٹ کیا کام کرتا ہے تاکہ اگر ضروری ہو تو سہ پہر تک کے وقت میں، میں اس پیشے سے متعلق موٹی موٹی باتیں معلوم کرلوں۔ اتفاق سے ایڈ کارٹ رائٹ ایک پرنٹنگ پریس کا مالک تھا اور میں اس کام سے وابستہ رہ چکا تھا۔ ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد اور انکل امبروز کے ساتھ کام کرنے سے قبل میں نے دو تین برس اپرنٹس پرنٹر کی حیثیت سے کام کیا تھا اور اس کام سے بخوبی واقف تھا۔

بروک مین جانے ہی والا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ یہ فون اس لڑکی کا تھا جس کو بروک مین کے گھر فون کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ تار کا پیغام مسز بروک مین نے وصول کیا ہے۔ بروک مین نے یہ سن کر اطمینان کی سانس لی۔

"ہاں تو ایڈ، کیا خیال ہے تمہارا اس بارے میں؟" بروک مین کے جانے کے بعد انکل امبروز نے کہا۔

"ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ پانچ ہزار ڈالر، پانچ ہزار ڈالر ہوتے ہیں۔ کیا میں یہ چیک اکاؤنٹ میں جمع کرانے کے لیے بھیج دوں، کل تو میں یہاں ہوں گا نہیں۔" میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جمع کرادو یہ چیک اور باقی دن کی چھٹی کیونکہ تمہیں آج شام سے پھر کام کرنا ہے۔" انکل امبروز نے کہا۔

چیک لے کر میں بیرونی آفس میں اپنی میز پر آبیٹھا۔ میں چیک جمع کرانے کے لیے ڈپازٹ سلپ بھر رہا تھا کہ انکل امبروز میرے مقابل ایک کرسی پر آکر بیٹھ گئے "سنو صاحب زادے۔ اس بروک مین نے ہمیں جو کہانی سنائی ہے عین ممکن ہے وہ بالکل درست ہو۔ ہمیں اس مفروضے پر کام کرنا چاہیے کہ اس کی بیوی واقعی اسے جان سے مار دینے کے درپے ہے۔ اب ہمیں اس پہلو پر بھی سوچنا چاہیے کہ ایک دل کے مریض کو قتل کرنے کا محفوظ ترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اس کو کسی طرح کوئی گہرا صدمہ پہنچایا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کو کسی طرح ضرورت سے زیادہ تھکا دینے والا کام کرنے پر آمادہ کرلیا جائے۔ ہاں ایک اور طریقہ بھی ہے۔ دل کے مریض عموماً شکر کے بدلے کوئی اور چیز لیتے ہیں جیسے نائٹرو گلیسرین کی گولیاں۔ تو اگر ان گولیوں کے بجائے اس کو شکر کی گولیاں دی جائیں تو انجائنا پیکٹورس کے مریض کو دل کا دورہ پڑ سکتا ہے۔"

میں نے کہا "میں خود بھی انہی خطوط پر سوچ رہا تھا۔ میں نے تو یہ بھی سوچا تھا کہ اس سلسلے میں ڈاکٹر کروگر سے بھی بات کراؤں۔" ڈاکٹر کروگر ہمارا فیملی ڈاکٹر بھی ہے اور اس کے علاوہ کبھی کبھار ہم اس سے مہلک اور خطرناک ادویات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔

"یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔" انکل امبروز نے پیش کش کی "میں اس کو فون کرتا ہوں اور آج رات کا کھانا اسی کے ساتھ کھانے کا پروگرام بناتا ہوں۔ اسی وقت میں اس مسئلے پر بھی اس کا دماغ کھاؤں گا۔" یہ کہہ کر انکل اپنے دفتر میں چلے گئے۔ میں نے انہیں فون پر ڈاکٹر کروگر سے باتیں کرتے سنا۔

تھوڑی دیر بعد انکل امبروز نے آکر مجھے بتایا "پروگرام طے ہوگیا ہے۔ ہم سات بجے آئرلینڈ ہوٹل میں اس سے ملاقات کریں گے۔ تم اپنے ساتھ سوٹ کیس بھی لے آنا تاکہ اگر ہمیں تھوڑی دیر ہوجائے تو تم وہیں سے بروک مین سے ملنے کے لیے موریسن ہوٹل جاسکو اور سوٹ کیس لینے کے لیے گھر نہ آنا پڑے۔"

گھر جاکر میں نے احتیاط سے اپنے کپڑوں کا انتخاب کیا۔ اگرچہ میں جانتا تھا کہ بروک مین کے گھر کوئی میرے سوٹ کیس کی تلاشی نہیں لے گا پھر بھی میں نے احتیاطاً ایسے کپڑے سوٹ کیس میں نہیں رکھے جن کے لیبل پر شکاگو کے کسی مشہورِ زمانہ اسٹور کا نام درج تھا۔

میں مقررہ وقت پر آئرلینڈ ہوٹل پہنچ گیا۔ ڈاکٹر کروگر اور انکل امبروز پہلے ہی وہاں موجود تھے تاہم میز پر تین جام رکھے ہوئے تھے۔ انکل امبروز جانتے تھے کہ میں چند منٹ تاخیر سے پہنچوں گا اس لیے انہوں نے میرے لیے بھی مارٹینی منگوالی تھی۔

انکل امبروز کیونکہ پہلے ہی ڈاکٹر کو ٹیلی فون پر بتا چکے تھے لہٰذا ڈاکٹر کروگر نے ہمیں انجائنا پیکٹورس کے بارے میں بتانا شروع کردیا۔ یہ ایک لاعلاج مرض تھا لیکن اگر اس کا مریض پرہیز کرے اور اپنا خیال رکھے تو وہ طویل عرصے تک بھی زندہ رہ سکتا تھا۔ ایسے مریض کے لیے ضروری تھا کہ وہ کثرتِ شراب نوشی سے پرہیز کرے۔ محنت طلب کام نہ کرے۔ بھاری اشیا نہ اٹھائے۔ سیڑھیاں چڑھنے سے گریز کرے۔ اتنا کام نہ کرے کہ تھکن غالب آجائے خواہ وہ کام کتنا ہی ہلکا پھلکا کیوں نہ ہو۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ جذباتیت سے کام نہ لے۔ زیادہ غصہ نہ کرے۔ غصّہ کرنا اس کے لیے اتنا ہی خطرناک ہو سکتا تھا جتنا سیڑھیاں چڑھنا۔

ڈاکٹر نے بتایا کہ انجائنا کے مریض نائٹرو گلیسرین کی گولیاں استعمال کرتے ہیں اور جب بھی انہیں محسوس ہوتا ہے کہ انجائنا کا دورہ پڑنے والا ہے تو وہ اس کی ایک دو گولیاں منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ اس سے یا تو دورہ پڑتا ہی نہیں اور اگر پڑتا ہے تو بہت ہلکا ہوتا ہے۔ پھر ڈاکٹر نے اپنی جیب سے گولیوں کی ایک شیشی نکالی اور اس میں پڑی ہوئی نائٹرو گلیسرین کی گولیاں ہمیں دکھائیں۔ یہ گولیاں ننھی ننھی اور سفید تھیں۔

ڈاکٹر کروگر نے کہا "اس کے علاوہ ایک اور دوا ہے جو دل کے دورے کو روکتی ہے یا اس کی شدت کو بہت کم کردیتی ہے۔ یہ دوا نائٹرو گلیسرین سے زیادہ مؤثر ہے۔ اس کو امل نائٹریٹ کہتے ہیں لیکن اس کو بہت کم اور انتہائی خراب کیسوں میں استعمال کیا جاتا ہے" ڈاکٹر کروگر پوری تیاری کرکے آیا تھا۔ اپنی بات ختم کرکے اس نے جیب سے ایک ایمپیول نکالا۔ ڈاکٹر نے کہا "امل نائٹریٹ ان ایمپیول کی صورت میں آتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر ایمپیول توڑ کر دوا انگل لی جاتی ہے۔" میں نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ یہ ایمپیول مجھے دے دے۔ جو اس نے بلا پس وپیش اور بنا سوال کیے مجھے دے دیا۔

ہم نے دوسری کاک ٹیل لی۔ میں نے ڈاکٹر سے چند سوالات کیے اور ڈاکٹر نے ان کے تفصیلی جواب دیے۔ ان تمام سوالات کا تعلق بھی انجائنا پیکٹورس سے تھا۔ اس گفتگو کے بعد کھانے کا آرڈر دیا گیا۔

کھانے کے بعد کافی طلب کی گئی۔ کافی کے دور کے بعد ڈاکٹر چلا گیا۔

مجھے کیونکہ پندرہ بیس منٹ بعد روانہ ہونا تھا اس لیے انکل امبروز نے کافی کا ایک ایک کپ اور پیا اور ہم کچھ دیر بروک مین کے کیس کے مختلف پہلوؤں پر بات کرتے رہے۔ بیس منٹ بعد ہم ہوٹل سے باہر آگئے۔ انکل امبروز اپنی کار سے گھر روانہ ہوگئے اور میں ٹیکسی سے موریسن ہوٹل روانہ ہوگیا۔

○☆○

ہوٹل کی لابی میں بیٹھے ہوئے اور بروک مین کا انتظار کرتے ہوئے مجھے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ کاؤنٹر کے پاس کھڑے ہوئے بیل بوائے نے میرا نام پکارا۔ میں نے کھڑے ہو کر ہاتھ ہلائے اور اشارہ کیا۔ بیل بوائے میرے پاس آیا اور بتایا کہ میرے لیے فون آیا ہے۔ وہ مجھے لے کر فون تک آیا۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ فون بروک مین کا ہی تھا۔

"ایڈ۔" بروک مین کی آواز سنائی دی "پروگرام میں تھوڑی تبدیلی ہوگئی ہے۔ ایوا آج شام کہیں بھی مدعو نہیں تھی اس لیے اس کا اصرار تھا کہ وہ میرے ساتھ ائرپورٹ جائے گی۔ میں انکار نہیں کرسکا۔ اس لیے اب تم کوئی ٹیکسی پکڑو اور ہم سے پہلے ائرپورٹ پہنچ جاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا "ویسے اس وقت آپ کہاں ہیں؟"

"راستے میں ہوں، جنوب میں ڈویژن اسٹریٹ پر۔ ایک بہانہ بنا کر ڈرگ اسٹور پر رکا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ملاقات کے طے شدہ وقت سے پہلے تم سے کیسے رابطہ کروں۔ تم کوشش کرو تو ہم سے پہلے ائرپورٹ پر پہنچ سکتے ہو۔ ٹیکسی ڈرائیور سے تیز چلانے کو کہنا۔ ادھر میں کار آہستہ چلاؤں گا۔ پھر راستے میں پیٹرول لینے اور ٹائروں میں ہوا چیک کرانے کے بہانے بھی رکوں گا۔" بروک مین نے جلدی جلدی کہا۔

"فرض کرو کہ طیارہ لیٹ ہوگیا تو ایسی صورت میں، ائرپورٹ پر میں کیا کروں گا؟"

"طیارے کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم پیسیفک ائرلائنز کے کاؤنٹر کے قریب کھڑے رہنا۔ میں ادھر آتا نظر آؤں تو بڑھ کر مجھ سے ملنا اس کی پروا ہی نہ کرنا کہ طیارہ آگیا ہے یا نہیں۔ میں تمہیں وہاں سے نہایت تیزی سے نکال لاؤں گا، اتنی تیزی سے کہ ایوا کو یہ معلوم ہی نہیں ہوسکے گا کہ طیارہ آگیا ہے یا نہیں۔ ویسے میری پوری کوشش ہوگی کہ طیارے کی آمد کے وقت سے قبل وہاں نہ پہنچوں۔" بروک مین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا "مگر مسٹر بروک مین واقعہ یہ ہے کہ میں نے تمہیں تقریباً بیس برس سے نہیں دیکھا۔ تم سے بچھڑتے وقت میری عمر چار پانچ برس کے لگ بھگ تھی۔ ایسی صورت میں، میں تمہیں پہچانوں گا کیسے؟ یا یوں کہہ لو کہ تم مجھے کیسے پہچانو گے؟"

"فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ سال میں ایک مرتبہ کرسمس کے موقع پر ہم ایک دوسرے کو خط اور کارڈ بھیجا کرتے ہیں اور ہر دوسرے تیسرے سال تصویریں بھی بھیجتے ہیں۔" بروک مین نے بتایا۔

"تمہاری بیوی نے وہ تصویریں نہیں دیکھیں؟"

"وہ میرے معاملات میں کبھی دلچسپی نہیں لیتی۔ وہ تو بس اپنے آپ میں مگن رہنے والی عورت ہے۔ بہرحال اس بارے میں کسی اندیشے میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ ائر

پورٹ پر ہمارے کاؤنٹر پر پہنچنے سے پہلے ہم سے ملنے کی کوشش کرنا ورنہ ہو سکتا ہے کہ اگر طیارہ نہ آیا ہو تو کوئی ہمیں اس کی اطلاع دے دے۔ اچھا خدا حافظ۔"

سچی بات تو یہ ہے کہ میں پریشان تھا۔ موریسن ہوٹل سے نکلتے وقت میں سوچ رہا تھا کہ اگر یہ گڑبڑ نہ ہوتی اور بروک مین سے ملاقات ہو جاتی تو میں اس سے یہ تو معلوم کر ہی لیتا کہ ہمارا کوئی عزیز رشتے دار ہے یا نہیں۔ ہے تو کہاں ہے، کیا کرتا ہے۔ مجھے تو بروک مین کے سوتیلے بھائی کے بارے میں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ شادی شدہ بھی تھا یا نہیں۔ ویسے میرا اپنا خیال تھا کہ اگر شادی شدہ ہوتا تو بروک مین مجھے ضرور بتاتا۔

بہرحال مجھے یہ اطمینان تھا کہ اب زیادہ تر گفتگو بروک مین ہی کو کرنا ہوگی اور میرے جواب ہوں، ہاں، نہیں، تک محدود ہوں گے۔ سو میں اب اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ اگر بروک مین کی بیوی نے معلوم کیا تو میں اسے کیا بتاؤں گا کہ میں کس کام کے لیے یہاں آیا ہوں۔ ایرپورٹ تک سفر کے دوران میں اپنی کہانی تیار کر چکا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ پرنٹنگ کے کاروبار کے بارے میں مجھے بروک مین اور اس کی بیوی سے کہیں زیادہ معلومات تھیں، پھر میں یہ بھی جانتا تھا کہ اس بارے میں جو بھی گفتگو ہوگی، سرسری ہوگی اس لیے میں اس طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔ میں بروک مین اور اس کی اہلیہ سے قبل ہی ایرپورٹ پہنچ چکا تھا۔ اس وقت طیارے کے آنے میں دس منٹ تھے۔ میں پیسیفک ایرلائنز کے کاؤنٹر کے پاس ہی ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ میرا رخ اس سمت تھا جدھر سے بروک مین اور اس کی بیوی کو آنا تھا۔ پندرہ منٹ بعد لاؤڈ اسپیکر پر اعلان ہوا کہ طیارہ آچکا ہے۔ اس کے بعد پندرہ منٹ اور گزر گئے۔ یہ اتنا وقفہ تھا کہ میں طیارے سے لاؤنج میں آکر اپنا سامان لے سکتا تھا۔ اس کے پانچ منٹ بعد بروک مین اور اس کی بیوی مجھے آتے ہوئے نظر آئے۔ ایوا بہت خوب صورت اور حسین ہونے کے ساتھ ساتھ جاذبِ نظر شخصیت کی حامل تھی۔

میں صوفے سے اٹھا اور ان کی طرف بڑھ گیا۔ میرے ذہن میں یہ بات بدرجۂ اتم موجود تھی کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کے صرف فوٹو دیکھے ہیں اور انہی کی مدد سے ایک دوسرے کو شناخت کریں گے۔ ان کے سامنے پہنچ کر میں نے قدرے جھجک کے ساتھ کہا "بروک مین۔" اس کے ساتھ ہی میں نے قدرے تامل کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

بروک مین نے میرا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا اور زور زور سے جھٹکے دیے جیسے پمپ چلا رہا ہو "اوہ ایڈ، یقین نہیں آرہا کہ اتنے برس بعد ہم پھر مل رہے ہیں۔ جب میں نے تمہیں پچھلی مرتبہ دیکھا تھا، تصویروں میں نہیں بلکہ گوشت پوست میں تو تم... خیر چھوڑو ان باتوں کو۔ بعد میں ہوتی رہیں گی۔ ایوا سے ملو، اپنی بھابی سے۔"

ایوا نے مسکرا کر مجھے دیکھا لیکن مصافحے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھایا "آخرکار تم سے ملاقات ہو ہی گئی۔ بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر۔ بروک مین تو تمہارے بارے میں بہت باتیں کرتا رہا ہے۔" آخری جملہ غالباً اس نے اخلاقاً اور مروتاً کہا تھا۔

"اس کی مہربانی ہے۔ ویسے مجھے امید ہے کہ اس نے میرے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کہی ہوگی۔" میں نے ازراہِ تفنن کہا۔

"کیا خیال ہے ایڈ، سیدھے گھر چلنے کے بجائے راستے میں رک کر کہیں ایک دو پیگ نہ پی لیے جائیں۔ ویسے پچھلی ملاقات کے موقع پر تم شراب کے اتنے رسیا نہیں تھے۔" بروک مین نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔

اس مرحلے پر ایوا نے مداخلت کی "ہم سیدھے گھر چلیں گے۔ گھر پر تم سونے سے پہلے لازماً ایک پیگ پیو گے اور تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ تم دن میں ایک یا دو پیگ سے زیادہ نہ پیو۔ کیوں ایڈورڈ، بروک مین نے اپنے کسی خط میں تمہیں اپنے عارضۂ قلب کے بارے میں نہیں لکھا؟"

بروک مین نے پھر مجھے جواب کی زحمت سے بچا لیا۔ "نہیں، کبھی نہیں، لیکن یہ کوئی اتنی اہم بات بھی نہیں تھی۔ ٹھیک ہے بھئی، گھر ہی چلتے ہیں۔"

تھوڑی دیر بعد ہم تینوں ایک بیوک میں جا رہے تھے۔ بروک مین ایک خراب ڈرائیور اور اچھا باتونی شخص تھا۔ دلچسپ باتیں کرتا تھا۔ بظاہر وہ ایوا سے باتیں کر رہا تھا لیکن درحقیقت وہ مجھے وہ اہم باتیں بتا رہا تھا جو اس کے سوتیلے بھائی کی حیثیت سے مجھے معلوم ہونی چاہیے تھیں۔

بروک مین کہہ رہا تھا "ایوا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی تمہیں یہ بتایا ہو کہ میرے اور ایڈ کے آخری نام مختلف کیوں ہیں۔ ہم دونوں ایک باپ سے تو ہیں لیکن ہماری مائیں مختلف ہیں۔ میں اپنے والد کی پہلی بیوی سے ہوں اور ایڈ دوسری بیوی سے۔ ایڈ کا نام پہلے ایڈ بروک مین تھا لیکن ہوا یہ کہ ایڈ کی پیدائش کے فوراً بعد ہی والد کا انتقال ہو گیا۔ ایڈ کی والدہ یعنی میری سوتیلی ماں نے دو ڈھائی برس بعد والٹر کارٹ

رائٹ سے شادی کرلی۔ ایڈ اس وقت کیونکہ بہت چھوٹا تھا اس لیے انہوں نے ایڈ کا نام ایڈورڈ کارٹ رائٹ رکھ دیا۔ میں بڑا تھا‘ اسکول میں پڑھ رہا تھا اس لیے میرا نام تبدیل نہیں ہو سکا۔ اب ایڈ کی والدہ اور اس کے سوتیلے والد دونوں کا انتقال ہو چکا ہے اور پھر۔۔۔“ بروک مین کہتا رہا اور میں ان تفصیلات کو ذہن نشین کرتا رہا۔

گھر پہنچنے تک میں ایڈورڈ اور بروک مین کے خاندانی پس منظر سے پوری طرح واقف ہو چکا تھا۔

○☆○

میں نے اپنے ذہن میں بروک مین کے گھر کا جو خاکہ بنایا تھا‘ اس کا گھر اس سے بالکل مختلف تھا۔ میرے خیال میں بروک مین کسی عالی شان مکان میں رہتا ہوگا لیکن اس کا گھر تو ایک بہت بڑا اپارٹمنٹ تھا۔ اس اپارٹمنٹ میں دس کمرے تھے اور یہ چوتھی منزل پر تھا لیکن اس عمارت میں چار لفٹیں لگی ہوئی تھیں جن کی بنا پر بروک مین کو سیڑھیاں چڑھنا نہیں پڑتی تھیں۔

اپارٹمنٹ بہت عمدہ تھا۔ اس کی تزئین و آرائش بھی نہایت سلیقے سے کی گئی تھی۔ اس کا لونگ روم اتنا بڑا تھا کہ اس میں ایک سوئمنگ پول بھی تھا۔ بروک مین نے بڑی خوش دلی سے کہا ”ایڈ آؤ‘ میں تمہیں تمہارا کمرا دکھا دوں تاکہ تم نہا دھو کر تروتازہ ہو جاؤ۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہم جلد ہی سو جائیں گے۔ میں تو ویسے ہی جلد سو جاتا ہوں۔ تم سفر سے تھکے ماندے ہو گے اس لیے شاید۔۔۔ ارے ہاں ایوا ڈیئر تم بُرا نہ مانو تو ہمارے لیے مارٹنی ہی بنا دو۔“

”میں کیوں بُرا ماننے لگی۔“ ایوا نے سلیقہ مند بیوی ہونے کا ثبوت دیا یا دینا چاہا‘ اور کمرے کے ایک کونے میں بنے ہوئے بار کی طرف بڑھ گئی۔ بار چھوٹا تھا لیکن اس میں مختلف قسم کی شرابیں بھری ہوئی تھیں۔

میں بروک مین کے ساتھ ساتھ گیسٹ روم میں آگیا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے کہا ”لو بھئی یہ رہا تمہارا کمرا۔“ پھر اس نے دبے ہوئے رازدارانہ لہجے میں کہا۔ ”اب تک تو سب ٹھیک ہے۔ ایوا کو قطعی شبہ نہیں ہوا۔“

”وہ تو ٹھیک ہے بروک مین لیکن اب بھی بے شمار سوالات ہیں جن کے جوابات مجھے معلوم کرنا ہیں۔“

”کل بات کریں گے۔“ بروک مین نے کہا ”میں کسی کام کا بہانہ بنا کر شہر کی طرف نکل جاؤں گا۔ تم تو خیر آئے ہی کام سے ہو۔ تم بھی ساتھ چلے چلنا۔ ویسے یاد رہے کہ تم یہاں ایک ہفتے کے لیے آئے ہو۔ تم دو تین دن زیادہ بھی رہ سکتے ہو۔ رہا کام کے سلسلے میں آنا جانا تو تم اپنی مرضی سے جب چاہو آجا سکتے ہو۔“

”چلو یوں ہی سہی۔ اس بارے میں کل باتیں کریں گے لیکن آج رات کا کیا سوچا۔ ابھی ہم تینوں باتیں کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ میں کس موضوع پر آزادی سے بات کر سکتا ہوں۔ کیا تمہاری اہلیہ کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار کتنا وسیع ہے یا پھر میرے جو جی میں آئے‘ ہوائیاں چھوڑتا چلا جاؤں۔“

”اپنے کاروبار کے بارے میں بے فکر ہو کر جو چاہو باتیں گھڑتے چلے جاؤ۔ اس کے بارے میں تو خود مجھے کچھ معلوم نہیں۔“ بروک مین کا جواب تھا۔

”ایک سوال اور۔“ میں نے کہا ”یہ کیسے ممکن ہوا کہ ۲۵ برس کی عمر میں‘ میں اپنے کاروبار کا مالک ہوں جبکہ اس عمر کے بیشتر لوگ اب بھی دوسروں کی ملازمت کررہے ہیں؟“

”تمہیں یہ کاروبار اپنے سوتیلے باپ سے ورثے میں ملا ہے۔ والٹر کارٹ رائٹ تین برس قبل مرگیا تھا۔ اس کے بعد تم نے ہی اس کا کاروبار سنبھالا ہے۔“

”اور میں شادی شدہ بھی نہیں ہوں؟“ میں نے سوال کیا۔

”نہیں‘ لیکن اگر تم نے کوئی لڑکی پسند کرلی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو بڑے اطمینان سے بات کر سکتے ہو۔“

بروک مین کے جانے کے بعد میں نے منہ ہاتھ دھویا اور کپڑے تبدیل کر کے لونگ روم میں آگیا۔ ایوا نے کاک ٹیل تیار کر رکھی تھی‘ وہ اور بروک مین میرے ہی منتظر تھے۔ ہم تینوں نے چسکیاں لینا شروع کردیں۔ اس مرتبہ میں نے گفتگو شروع کی اور زیادہ تر میں ہی باتیں کرتا رہا۔

بروک مین نے کاک ٹیل کے ایک اور دور کی تجویز پیش کی لیکن ایوا کھڑی ہو گئی ”مجھے تو معاف ہی رکھو بھئی۔ میں تھک گئی ہوں‘ اب آرام کروں گی اور ہاں ڈیئر۔“ اس نے بروک مین سے مخاطب ہو کر کہا ”اب مزید ایک سے زیادہ پیگ نہ لینا۔“

ایوا کے جانے کے بعد بروک مین نے ہم دونوں کے لیے ایک ایک پیگ اور بنایا۔ پہلی چسکی لینے کے بعد اس نے گلاس میز پر رکھ کر ایک طویل انگڑائی لی ”سنو ایڈ‘ میں بھی بہت تھکن محسوس کررہا ہوں۔ کل کافی فرصت ہوگی‘ دل کھول کر باتیں کریں گے۔“

میں تروتازہ تھا لیکن وہ تھکا ہوا تھا تو اس سے مجھ پر کوئی

فرق نہیں پڑتا تھا۔ ہم نے جلد ہی کاک ٹیل ختم کرلی۔
بروک مین نے خالی گلاس اٹھا کر بار کی طرف جاتے ہوئے کہا "میرا کمرا، تمہارے کمرے کے برابر والا ہے۔ درمیان میں کوئی دروازہ نہیں ہے، پھر بھی اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو دیوار پر ہاتھ مار دینا۔ میں بہت ہلکی نیند سوتا ہوں۔ جاگ جاؤں گا۔"
"میں بھی ہلکی نیند سوتا ہوں۔ پھر میں یہاں تمہاری حفاظت کے لیے آیا ہوں۔ اس لیے اگر تمہیں میری ضرورت محسوس ہو تو دیوار تھپتھپا دینا۔" میں نے کہا۔
"ایوا کا کمرا، میرے کمرے کے دوسری طرف ہے۔ ہمارے کمروں کے درمیان بھی کوئی دروازہ نہیں ہے۔ ہوتا بھی تو زندگی کے اس دور میں اس کو شاید استعمال نہ کرتا۔"
"وہ اب بھی بہت خوب صورت ہے۔" میں نے یہ تبصرہ اس لیے کیا تھا کہ دیکھوں وہ اس کا جواب کس انداز میں دیتا ہے۔
"ہاں۔ خوب صورت ہے لیکن اپنے مزاج کے اعتبار سے میں بس ایک ہی عورت کو ایک وقت میں پسند کرسکتا ہوں۔ مجھے بس ڈروتھی چاہیے اور جیری، میرا بچہ۔ اچھا، آؤ چلیں۔"
میں اپنے کمرے میں آگیا لیکن فوراً ہی بستر پر نہیں لیٹا۔ میں تو دن بھر کے ان واقعات کو ذہن میں دہرا رہا تھا جو بروک مین کے کیس کے حوالے سے پیش آئے تھے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ بروک مین نے ایوا سے اپنی شادی کے بارے میں جو کہانی سنائی ہے وہ درست ہے اور بروک مین نے اس میں مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا۔ ایوا بلاشبہ ایک پُرکشش اور حسین عورت تھی۔
ٹھیک ہے، بعض عورتیں جنسی تعلق اور مردوں سے نفرت کرتی ہیں۔ ایسی عورتوں میں سے کچھ عریاں ڈانس کا پیشہ اپنا لیتی ہیں۔ اس طرح وہ مردوں کے جذبات برانگیختہ کرکے انہیں احساسِ محرومی میں مبتلا کرکے خوشی اور لذت محسوس کرتی ہیں۔ عریاں رقص کرنے والیوں میں سے بعض عورتیں اگر اپنی راہ تبدیل کرتی ہیں، کسی مرد سے ان کی راہ و رسم بڑھ جاتی ہے تو اس کا سبب صرف مرد کی دولت ہوتی ہے جیسا کہ بروک مین کے پاس تھی اور پھر جب ایسی کوئی عورت کسی مرد کو اپنے جال میں پھنسا کر اس سے شادی کرلیتی ہے تو شادی کے بعد وہ پھر اپنی ذات کے خول میں بند ہوجاتی ہے۔ وہ پہلے کی طرح جنس کے معاملے میں سرد، برفاب اور بے حس بن جاتی ہے۔ اس ازدواجی زندگی میں اگرچہ وہ ناظرین کے ایک مجمع کے جذبات انگیخت کرکے ان کی مایوسی، محرومی اور بے چینی سے لطف اندوز نہیں ہوسکتی لیکن اپنے شوہر کو ایک مرد کو تو مسلسل کرب و اذیت میں مبتلا کرکے تسکین حاصل کرسکتی ہے۔ ساتھ ہی شادی اور شوہر کی دولت اور اس کے سماجی رتبے کے اعتبار سے وہ معاشرے میں عزت و وقار بھی حاصل کرسکتی ہے۔
ایوا کا بھی شاید یہی معاملہ تھا۔ وہ میرے ساتھ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ بروک مین کے تمام دوستوں سے اسی طرح خوش اخلاقی اور خوش مزاجی سے پیش آتی ہوگی اور ان میں سے بیشتر کا خیال واقعی یہ بھی ہوگا کہ بروک مین نہایت خوش قسمت شخص ہے جسے ایوا جیسی بیوی ملی ہے۔
لیکن کیا ایوا قتل بھی کرسکتی ہے؟ قتل کرنے کا منصوبہ بھی بنا سکتی ہے؟
یہ ایسے سوالات تھے جن کا جواب اثبات میں دینے کے لیے مجھے ٹھوس شواہد کی ضرورت تھی۔ یہ بروک مین کا شبہ اور خیال بھی ہوسکتا تھا۔ اس ضمن میں جو ایک بات اس کے شبہے کو تقویت دیتی تھی وہ اس کی گم شدہ وصیت تھی۔ ہوسکتا تھا کہ ایوا نے اس وصیت کو پھاڑ دیا ہو یا کسی اور طریقے سے تلف کردیا ہو لیکن یہ بھی تو ممکن تھا کہ اس کے باوجود وہ بروک مین کو قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہو۔
لیکن میرا یہ خیال غلط بھی ہوسکتا تھا۔ ایوا سے میری ملاقات تین گھنٹے کی تھی جبکہ بروک مین اور اس کی رفاقت آٹھ برس کی تھی۔ بہرحال میں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کا فیصلہ کیا۔ بروک مین لاکھ امیر سہی لیکن کوئی امیر شخص پانچ ہزار ڈالر کی رقم محض یونہی خرچ نہیں کردیتا۔ میں بستر پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میری آنکھ لگ گئی۔
اس رات مجھے یا بروک مین میں سے کسی کو بھی دیوار تھپتھپانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

○☆○

صبح سات بجے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے سوچا کہ اتنی جلدی اٹھ کر گھر میں اِدھر اُدھر ڈولتے رہنا وہ بھی ایسی صورت میں کہ گھر والے سو رہے ہوں، اچھا نہیں لگتا اس لیے میں لیٹا ہی رہا۔ میری پھر آنکھ لگ گئی۔ دوبارہ آنکھ کھلی تو ساڑھے نو بج رہے تھے۔ میں اٹھ بیٹھا، شیو کیا، غسل کیا، کپڑے تبدیل کیے اور کمرے سے باہر آگیا۔ کہیں کوئی نہ تھا۔ لونگ روم سے ہوتا ہوا میں ڈائننگ روم میں آیا۔ وہاں ڈائننگ ٹیبل تین افراد کے ناشتے کے لیے لگی ہوئی تھی لیکن کوئی بھی

وہاں نہیں تھا۔

میں لوٹنے ہی والا تھا کہ دوسرے دروازے سے ایک ادھیڑ عمر کی عورت ڈائننگ روم میں داخل ہوئی۔ میرے خیال سے وہ کک بھی ہوسکتی تھی اور ہاؤس کیپر بھی۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ میرا اندازہ درست ہی تھا۔ وہ کک ہونے کے ساتھ ساتھ ہاؤس کیپر بھی تھی اور اس کا نام مسز ہاپ کنس تھا۔

"آپ یقیناً مسٹر بروک مین کے بھائی ہوں گے۔" مسز ہاپ کنس نے کہا "ناشتے میں آپ کیا پسند کریں گے؟"

"بروک مین اور ان کی اہلیہ ناشتے کے لیے کب آتی ہیں؟"

"آج انہیں دیر ہوگئی ورنہ اس سے پہلے ہی آجاتے ہیں دونوں۔ شاید رات آپ لوگ دیر تک جاگتے رہے اس لیے۔ بس آتے ہی ہوں گے۔"

"تو پھر میں تنہا ناشتا نہیں کروں گا۔ ان کا انتظار کیے لیتا ہوں۔ رہی یہ بات کہ میں کیا لوں گا تو کسی تکلف کی ضرورت نہیں۔ جو وہ کھائیں گے وہی میں بھی کھالوں گا۔" میں نے جواب دیا۔

وہ مسکرادی اور واپس کچن میں چلی گئی۔ میں لونگ روم میں آگیا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر ریڈرز ڈائجسٹ کی ورق گردانی کرنے لگا۔ ابھی میں ایک مضمون بھی نہ پڑھ پایا تھا کہ بروک مین آگیا۔ وہ بہت تروتازہ اور ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا

"گڈ مارننگ ایڈ۔ کہو ناشتا کیا؟"

میں نے اسے بتایا کہ میں ابھی چند منٹ پہلے ہی آیا ہوں اور ناشتے کے لیے ان میاں بیوی کا انتظار کررہا تھا تو بروک مین نے کہا "تو پھر انتظار کس بات کا' آؤ چلو۔ ایوا کا انتظار فضول ہے۔ ہوسکتا ہے وہ تیار ہورہی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دوپہر تک سوتی ہی رہے۔"

بہرحال ایوا دوپہر تک نہیں سوئی۔ ہم اس وقت کافی پی رہے تھے جب ایوا ڈائننگ روم میں داخل ہوئی۔ اس نے مسز ہاپ کنس سے کہا "میں صرف کافی پیوں گی کیونکہ دو گھنٹے بعد میں لنچ پر مدعو ہوں۔"

کافی پر ماحول بہت خوش گوار تھا۔ مجھے کوئی بھی بات غیر معمولی معلوم نہیں ہوئی۔ نہ یہ احساس ہوا کہ ایوا کے رویے میں اپنے شوہر کی طرف سے تلخی یا ترشی ہے۔ بروک مین نے اسی دوران مجھ سے پوچھا تھا کہ اگر میں فوراً ہی اپنے کام سے شہر جانا چاہتا ہوں تو وہ مجھے اپنے ساتھ کار میں لے جاسکتا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ جانے پر ہامی بھرلی۔ گفتگو کے دوران ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ مسز ہاپ کنس بارہ بجے کے بعد سے چھٹی پر چلی جائے گی اس لیے رات کو گھر میں کھانا نہیں کھایا جائے گا۔ ایوا لنچ کے بعد شام تک کلب میں برج کھیلے گی۔ ایوا نے ہی تجویز پیش کی کہ مغرب کے بعد ہم سب لوپ روڈ پر مڈوے ریستوران میں ملاقات کریں اور وہیں ڈنر بھی کریں۔

"مگر یہ ہوٹل کہاں ہے؟" میں نے انجان بن کر سوال کیا۔ ظاہر ہے میں سیاٹل سے یہاں آیا تھا۔

"ابھی شہر چلیں گے تو راستے میں دکھادوں گا۔" بروک مین نے گویا میری مشکل حل کردی۔

ناشتے سے فارغ ہوکر ہم باہر آگئے۔ گیراج بلڈنگ کے عقب میں تھا۔ بروک مین نے تجویز پیش کی کہ اس کی کار میں ڈرائیو کروں۔ میں نے بخوشی یہ پیشکش قبول کرلی کیونکہ ایک تو مجھے پہلی مرتبہ بیوک چلانے کا موقع مل رہا تھا پھر بروک مین اچھا ڈرائیور بھی نہیں تھا۔ بروک مین اس وقت ڈروتھی اور اپنے بیٹے جیری کے پاس جارہا تھا۔ وہ تمام دن انہی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔ ڈروتھی شکاگو ایونیو کے قریب لاسیلے پر ایک اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔

"کوئی اور پروگرام نہ ہو تو تھوڑی دیر رک کر ڈروتھی سے مل لو۔" بروک مین نے کہا۔

"نہیں' پھر کسی اور موقع پر مل لوں گا۔ اس وقت تو مجھے چند کام نمٹانے ہیں۔ اس کے بعد مجھے واپس آپ کے گھر جانا ہے اس لیے اپارٹمنٹ کی چابی دے دیں۔"

"تو تم نے آج سے ہی کام شروع کردیا؟" بروک مین نے کہا۔

"ہاں' آج کا دن بھی اچھا ہے۔ آپ کی بیوی بھی گھر پر نہیں ہوں گی اور ہاؤس کیپر مسز ہاپ کنس بھی نہیں ہوں گی۔ اس لیے آج میں تنہائی میں اطمینان سے گھر کا جائزہ لے سکوں گا۔" میں نے کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ گھر کی چابی' یہیں کار کی چابیوں کے ساتھ ہے۔ یہ والی۔" بروک مین نے ایک چابی کو چٹکی سے پکڑ کر دکھایا۔ میں تو اب تمام وقت ڈروتھی اور جیری کے ساتھ گزاروں گا اس لیے تم کار بھی رکھو' چابیاں بھی۔ بس رات کو مڈوے ریستوران کا پروگرام نہ بھولنا۔"

"لنچ کے بعد اور برج پارٹی سے پہلے ایوا کے گھر لوٹنے کا تو امکان نہیں ہے؟"

"نہیں' قطعی نہیں البتہ برج پارٹی کے بعد ہوسکتا ہے وہ ڈنر کے لیے لباس تبدیل کرنے گھر آئے۔" بروک مین نے

بتایا۔

"تب تو ٹھیک ہے۔ اس وقت تک تو میں وہاں سے نکل چکا ہوں گا۔"

لاسیلے پر کار روکتے ہوئے میں نے پوچھا "ہاں ایک بات اور، میری ملاقات جب ڈروتھی سے ہوگی تو میں ایڈ ہنٹر کی حیثیت سے ملوں گا یا ایڈ کارٹ رائٹ کی حیثیت سے؟"

"فی الحال تو تم ایڈ کارٹ رائٹ ہی بنے رہو۔ بار بار شخصیتوں کی تبدیلی سے گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ تم اسی وقت ڈروتھی سے مل لیتے۔"

"آپ کہتے ہیں تو یہی سہی۔" میں نے جواب دیا۔

ڈروتھی اسٹارک مجھے پسند آئی تھی۔ اس کا قد چھوٹا تھا اور بال سرخ تھے۔ چہرہ دل کی شکل کا تھا، قبول صورت تھی۔ ایوا کی طرح ہوش ربا خوب صورت نہ تھی لیکن اس کے لب و لہجے اور طور طریقوں میں بے حد گرم جوشی تھی۔ گفتگو کا انداز شیریں تھا۔ اس سے بات کرکے دل کو واقعی راحت محسوس ہوتی تھی اور طبیعت پر خوش گوار تاثر قائم ہوتا تھا۔ وہ واقعی بروک مین کی محبت میں غرق تھی۔ اس کا دو سالہ بچہ جیری بھی بہت اچھا تھا۔

میں نے وہاں نصف گھنٹا گزارا۔ اس نصف گھنٹے میں، میں نے خوب اچھی طرح یہ اندازہ لگایا تھا کہ بروک مین اپنے بڑے اپارٹمنٹ کے مقابلے میں اس چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں زیادہ خوش تھا۔ یہ چھوٹا سا اپارٹمنٹ واقعی اس کا گھر تھا اور ایوا نہیں بلکہ ڈروتھی اس کی بیوی تھی۔ میں نے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا تھا کہ جہاں تک ایوا کا تعلق تھا، بروک مین اس کے لیے شوہر نام کا ایک چلتا پھرتا مجسمہ یا وزیٹنگ کارڈ تھا جبکہ یہی بروک مین، ڈروتھی کے لیے شوہر تھا۔

لاسیلے سے ہنٹر اینڈ ہنٹر کا دفتر قریب ہی تھا سو میں ڈروتھی کے ہاں سے نکل کر آفس گیا۔ انکل امبروز کو تمام تفصیلات بتائیں اور پھر انہی کی تجویز پر ہم دونوں نے ایک ساتھ لنچ کیا۔ لنچ کے بعد انکل کو دفتر چھوڑتا ہوا میں بروک مین کے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

○☆○

بروک مین کے اپارٹمنٹ میں داخل ہو کر میں نے دروازہ بند کرکے چٹخنی لگا دی۔ ایوا اگر خلافِ توقع جلدی آ گئی تو چٹخنی لگانے کی وجہ بتاتے ہوئے مجھے خاصی خفت ہوتی، میں بس یہی کہتا کہ بے دھیانی میں ایسا ہوگیا لیکن یہ خفت اس شرمساری سے کہیں کم ہوتی جو دوسری صورت میں اس وقت ہوتی جب وہ مجھے اپنی درازوں کی تلاشی لیتے ہوئے پاتی۔

میں نے فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے میں ایک نظر پورے اپارٹمنٹ کا جائزہ لے لوں۔ ابھی تک میں نے بس لونگ روم، ڈائننگ روم اور گیسٹ روم ہی دیکھے تھے۔ میں نے اپارٹمنٹ کو پچھلی طرف سے دیکھنا شروع کیا۔ ڈرائنگ روم سے نکل کر راہداری سے ہو کر میں کچن میں داخل ہوا۔ کچن بہت بڑا تھا۔ اس میں برتن دھونے کی مشین اور کوڑا ٹھکانے لگانے والی مشین بھی لگی ہوئی تھی۔ اس کے ایک جانب اسٹور روم تھا اور دوسری جانب بیڈ روم تھا جو مسز ہاپ کنس کے لیے تھا۔ میں نے ان تینوں کا جائزہ لیا لیکن کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔

میں واپس ڈرائنگ روم میں آگیا۔ اس کے دائیں پہلو میں ایک اور دروازہ تھا۔ اس سے ہو کر میں پھر راہداری میں آیا جس کے بائیں جانب پھر ایک کمرا تھا۔ کمرا کیا، اسٹڈی تھا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ بروک مین کا دفتر تھا۔ ایک طرف شیلف میں کتابیں لگی تھیں۔ ایک کونے میں فائل کیبنٹ کھڑی تھی۔ اس کے ساتھ ہی آفس ریک تھی جس پر مختلف فائل، کاغذات اور آفس اسٹیشنری کے ڈبے رکھے تھے۔ ایک کونے میں میز پڑی تھی جس پر ٹائپ رائٹر رکھا تھا۔

میز پر ایک ٹیلی فون بھی رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کا نمبر دیکھا۔ نمبر لونگ روم میں رکھے ہوئے ٹیلی فون کے نمبر سے مختلف تھا۔ مطلب یہی تھا کہ یہ ایکسٹینشن لائن نہیں بلکہ پرائیویٹ لائن تھی۔

میں نے میز کی درازوں اور دیگر چیزوں کا سرسری جائزہ لیا اور واپس لونگ روم میں آگیا۔ لونگ روم کے دروازے سے نکل کر اس ہال میں آیا جس میں بیڈ رومز کے دروازے کھلتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک دروازہ مختلف سامان رکھنے کے کمرے میں کھلتا تھا جو خاصا بڑا تھا۔ میں نے کچھ دیر اس کمرے کا جائزہ لیا۔ اس کے تین پہلوؤں میں بڑی بڑی الماریاں بنی ہوئی تھیں۔ وہاں سے نکل کر میں بروک مین کے بیڈ روم میں آگیا۔

بروک مین کا بیڈ روم اتنا ہی بڑا تھا جتنا وہ کمرا جس میں، میں ٹھہرا ہوا تھا۔ دونوں کمروں کی تزئین و آرائش بھی ایک جیسی تھی۔ میں ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔ اس پر نائٹرو گلیسرین کی ایک شیشی رکھی تھی۔ اس شیشی میں سو گولیاں آتی تھیں۔ شیشی آدھی خالی تھی۔ اس شیشی کے ساتھ ہی ایمل نائٹریٹ کے تین ایمپیول رکھے تھے۔ ان جیسا ہی ایک ایمپیول میری جیب میں بھی تھا۔ یہ وہی ایمپیول تھا جو گزشتہ رات ڈاکٹر کروگر سے میں نے ڈنر کے موقع پر لیا تھا۔

میں نے تینوں ایمپیول باری باری غور سے دیکھے۔ ان میں کوئی گڑبڑ نہیں کی گئی تھی۔ میں نے البتہ شیشی سے نائٹرو گلیسرین کی دو چار گولیاں نکال کر جیب میں ڈال لیں۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر موقع ملا تو میں یہ گولیاں انکل امبروز کو دے کر کہوں گا کہ وہ کسی لیبارٹری سے ان کا تجزیہ کرا کے معلوم کریں کہ آیا یہ واقعی نائٹرو گلیسرین ہی کی گولیاں ہیں۔

میں نے بروک مین کے بیڈ روم کی تلاشی تفصیل سے نہیں لی۔ بس اس کی درازوں اور الماریوں کا جائزہ لیا۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مجھے کس چیز کی تلاش ہے۔ شاید میں ریوالور یا پستول کی تلاش میں تھا۔ اگر اس کے پاس ریوالور یا پستول تھا تو مجھے یہ بات معلوم ہونی چاہیے تھی۔ لیکن مجھے نہ تو پستول ملا نہ ریوالور۔

میری تلاش کا اصل مرکز تو دراصل ایوا کا کمرا تھا۔ اس کے کمرے کی تلاشی لینے کی مجھے کچھ زیادہ جلدی بھی نہ تھی۔ میں اس کی تلاشی لینے سے قبل کچھ سوچنا اور غور کرنا چاہتا تھا۔ میں واپس لونگ روم میں آگیا۔ میرا خیال تھا کہ اگر ایوا نے لنچ اور برج پارٹی کے درمیان گھر آنے کا سوچا تو اس کو اب آجانا چاہیے۔ یہی سوچ کر میں نے دروازے کی چٹخنی اور زنجیر بھی اتار دی۔ اب اگر وہ آجاتی اور مجھے لونگ روم میں پاتی تو کوئی حرج نہ تھا۔ میں بہانہ بنا سکتا تھا کہ جس شخص سے ملنے کے لیے میں گیا تھا اس سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ وہ کل ملے گا۔ بروک مین کو کیونکہ شہر میں کچھ کام تھا اس لیے وہ وہیں رک گیا۔ مجھے گھر ہی آنا تھا اس لیے اس نے مجھے اپنی کار اور گھر کی چابیاں دے دی تھیں۔

میں نے اپنے لیے کاک ٹیل بنائی اور ایک صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ کاک ٹیل کی چسکیاں لیتے ہوئے میں اپنے مشن کے بارے میں بھی سوچتا رہا۔ یہ تو میں جانتا تھا کہ مجھے ایسی گولیوں کی تلاش ہے جو رنگ اور جسامت میں تو نائٹرو گلیسرین کی گولیاں ہوں لیکن درحقیقت کیمیائی تجزیے سے کچھ اور ثابت ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے کسی ہلاکت خیز ہتھیار کی تلاش تھی جو ریوالور یا پستول بھی ہوسکتا تھا یا کوئی اور چیز بھی یا پھر مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جو زہر ثابت ہو۔ اس کے باوجود میرا ذہن یہ بھی کہتا تھا کہ اگر ایوا واقعی اپنے شوہر کی جان لینے کے درپے ہے تب بھی ایسی کسی چیز کا ملنا مشکل ہی ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ ریوالور یا پستول کی تلاش تو مجھے بروک مین کے دفتر کی تلاشی لینے کے بعد ختم کردینی چاہیے۔ اگر اس کے پاس پستول یا ریوالور تھا تو یہ بات میرے علم میں ہونی چاہیے۔ ہونے کی صورت میں بہتر یہی ہے کہ وہ اس کو اسٹڈی میں ہی رکھے۔

میں نے اپنے لیے ایک اور کاک ٹیل بنائی اور واپس آکر صوفے پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ میں ڈروتھی کے گھر فون کرکے بروک مین سے براہ راست ہی معلوم کرلوں کہ اس کے پاس پستول یا ریوالور ہے یا نہیں۔ یہ خیال آتے ہی میں نے ٹیلی فون ڈائریکٹری اٹھائی۔ لاسلیے پر ڈروتھی اسٹارک کا نام اور نمبر مل گیا۔ میں نے فون کیا۔ دوسری طرف سے بروک مین نے ہی جواب دیا۔

میرے پوچھنے پر بروک مین نے کہا "ہاں میں کھل کر بلاتکلف بات کرسکتا ہوں۔ ڈروتھی شاپنگ کرنے گئی ہے۔ میں جیری کے پاس ہوں۔"

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تمہارے یا ایوا کے پاس پستول یا ریوالور ہے یا نہیں؟" میں نے کہا۔

"نہیں ہم دونوں میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔ کیوں کیا تمہیں کوئی ملا ہے؟"

"نہیں۔ میں اپنے طور پر معلوم کررہا تھا۔" میں نے کہا۔

"ہاں میں نے تمہاری ڈریسنگ پر نائٹرو گلیسرین کی شیشی اور ایمل نائٹریٹ کے ایمپیول دیکھے ہیں۔ کیا یہ دونوں چیزیں تم ہروقت اپنے ساتھ رکھتے ہو؟"

"نائٹرو گلیسرین میں ہروقت ساتھ رکھتا ہوں۔ ایمل نائٹریٹ لینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی اب تک' نائٹرو سے ہی کام نکل جاتا ہے۔ ایمل نائٹریٹ احتیاطاً رکھی ہے۔" بروک مین نے بتایا۔ وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ ڈاکٹر کروگر نے کہا تھا کہ ایمل نائٹریٹ باقاعدگی سے لی جائے تو وہ بے اثر ہوجاتی ہے۔

فون بند کرنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ میں نے اس سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ اس نے اپنی وصیت کہاں چھپا رکھی تھی لیکن اس کے لیے میں نے دوبارہ فون کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ بات میں بعد میں بھی معلوم کرسکتا تھا۔

میں نے گھڑی دیکھی۔ مجھے یقین ہوگیا کہ ایوا اب گھر نہیں آئے گی بلکہ لنچ کے بعد برج پارٹی میں جاچکی ہوگی۔ میں نے دروازے کی چٹخنی لگائی' زنجیر ڈالی اور ایوا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

○☆○

ایوا کا بیڈ روم باقی تمام کمروں سے بڑا تھا۔ اس کے ساتھ ایک ڈریسنگ روم بھی تھا جس میں کئی الماریاں تھیں۔ ان تمام کو تفصیلی طور پر کھنگالنا خاصا دیر طلب کام تھا۔ میرا خیال تھا کہ اگر ایوا نے کوئی چیز چھپائی ہوگی یا اس کا کوئی راز ہوگا تو وہ اسی بیڈ روم اور ڈریسنگ روم میں ہونا چاہیے۔ میرے اس خیال کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ زیادہ وقت یہیں گزارا کرتی تھی۔ بیڈ روم میں معمول کے فرنیچر کے علاوہ ایک سنگار میز' کتابوں سے بھری ایک الماری اور ایک لکھنے

کی میز بھی موجود تھی۔ میں نے گہرا سانس لیا اور اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔ دو گھنٹے بعد جب میں فارغ ہوا تو یہ حقیقت مجھ پر عیاں ہوئی تھی کہ ایک عورت اتنے زیادہ ملبوسات اور میک اپ کا اتنا سامان رکھتی ہے کہ مرد اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

لکھنے کی میز کے سوا میں ہر چیز کا جائزہ لے چکا تھا۔ لکھنے کی میز کا جائزہ لینے کا کام میں نے آخر میں رکھا تھا۔ اس میز میں تین درازیں تھیں۔ اوپر والی دراز میں صرف کاغذ، لفافے، پنسلیں، روشنائی اور ایسی ہی چیزیں تھیں۔ قلم نہیں تھا۔ ایوا شاید فاؤنٹین پین استعمال کرتی تھی جو وہ غالباً ساتھ لے گئی ہوگی۔ درمیانی دراز میں منسوخ شدہ چیک بڑی نفاست کے ساتھ ترتیب وار گڈی کی صورت میں رکھے تھے جن کے گرد ربربینڈ لگا ہوا تھا۔ اسی طرح استعمال شدہ چیک بکس کے یادداشتی حصے گڈی کی صورت میں سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ دراز میں بینک سے آنے والے اسٹیٹ منٹ بھی موجود تھے۔ البتہ زیرِ استعمال چیک بک نہیں تھی۔ وہ شاید ایوا اپنے ساتھ ہی لے گئی ہوگی۔ سب سے نچلی دراز میں ایک چھوٹی سی ڈکشنری کے سوا کچھ نہ تھا۔ اگر ایوا کسی سے خط کتابت کرتی تھی تو آنے والے خطوں کو رکھتی نہیں تھی بلکہ ضائع ہی کردیتی تھی کیونکہ درازوں میں کوئی ایک خط بھی نہیں تھا۔

اب بھی میں تقریباً ایک گھنٹا مزید اس تلاشی کا کام اطمینان سے کرسکتا تھا۔ اس لیے میں نے سب سے پہلے تو بینک اکاؤنٹ کے اسٹیٹمنٹ اور اس کے بعد منسوخ شدہ چیکوں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ ایک بات تو بالکل واضح تھی۔ یہ ایوا کا ذاتی اکاؤنٹ تھا جو اس کے ملبوسات اور دیگر ذاتی اخراجات سے متعلق تھا۔ اس کے اکاؤنٹ میں ہر ماہ چار ہزار ڈالر کی رقم جمع ہوتی تھی۔ صرف چار ہزار ڈالر کی رقم، نہ کم' نہ زیادہ۔ اس رقم کے عوض جو چیک کاٹے گئے تھے وہ گھر گرہستی کے اخراجات کے نہیں تھے۔ ظاہر ہے وہ اخراجات بروک مین پورے کرتا ہوگا۔ ایوا کے اس ذاتی اکاؤنٹ سے کبھی کبھار تین یا چار سو ڈالر کے چیک بھی نقدائے گئے تھے۔ دوسرے چیک جو مختلف رقوم کے تھے مختلف اسٹورز کے نام کاٹے گئے تھے۔ ہر ماہ ایک چیک ہاورڈ ایونیو ڈرگ اسٹور کے نام کاٹا گیا تھا۔ جو یقیناً کاسمیٹکس کی خریداری کے سلسلے میں ادائیگی کے لیے ہوں گے۔ باقی زیادہ تر چیک ملبوسات کے اسٹورز کے نام کاٹے گئے تھے۔ اس کے بعد کبھی کبھار کسی عورت کے نام بھی دو ڈھائی سو ڈالر کی رقم کے چیک کاٹے گئے تھے۔ شاید یہ برج پارٹیوں میں بازی ہونے پر اسی صورت میں کاٹے گئے ہوں گے جب کھیل کے موقع پر ایوا کو رقم کی ضرورت پڑگئی ہوگی یا پھر اس کے پاس رقم نہ ہوگی۔ میں نے یہ بات بھی نوٹ کی کہ ایوا اپنے الاؤنس کے اندر اندر اپنے اخراجات رکھتی تھی۔ اس کے اخراجات کبھی بھی چار ہزار ڈالر سے متجاوز نہیں ہوتے تھے۔ ہر ماہ پہلی تاریخ کو جب اس کے اکاؤنٹ میں چار ہزار ڈالر کی رقم جمع ہوتی تھی تو اس کے کھاتے میں بقایا رقم بیس سے پچیس ڈالر رہا کرتی تھی۔

میں نے ایک مرتبہ پھر منسوخ شدہ چیکوں کی گڈی پر نظر ڈالی۔ شاید میری نظر کسی ایسی چیز پر پڑی تھی جو میرے شعور سے تو نکل گئی تھی لیکن لاشعور میں کھٹک رہی تھی۔ پھر وہ بات مجھ پر واضح ہوگئی۔ اس گڈی میں صرف چند چیک ایک ہزار ڈالر یا اس سے زائد رقم کے تھے اور یہ تمام چیک ووگ شاپس ان کارپوریشن کے نام کاٹے گئے تھے۔ ایک دو چیک دو ہزار ڈالر سے زیادہ رقم کے بھی تھے۔ اس مطالعے سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایوا اپنے چار ہزار ڈالر کے الاؤنس میں سے نصف رقم ایک جگہ خرچ کرتی تھی۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ ووگ شاپس کے چیک ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو کاٹے جاتے تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ یہ تو دیکھا جائے کہ آخر ووگ شاپس کے نام کتنی رقم کے چیک کاٹے گئے ہیں۔ میں نے پنسل اور کاغذ لے کر ان میں سے چھ چیکوں کی رقم جمع کی۔ یہ گزشتہ سال کے ابتدائی چھ ماہ کے چیک تھے۔ اس میں سب سے کم رقم ایک ہزار چھ سو پچاس ڈالر کی تھی اور زیادہ سے زیادہ رقم دو ہزار پانچ سو چالیس ڈالر کی۔ چھ ماہ میں کل رقم ۱۲ ہزار ڈالر بنی۔ اس سے اگلے چھ ماہ میں بھی کل بارہ ہزار ڈالر کی رقم ادا کی گئی تھی۔ کیا یہ محض اتفاق تھا؟

میں نے رواں سال کے ابتدائی چار ماہ کی رقوم جمع کیں۔ حاصل جمع آٹھ ہزار آیا۔ یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ ایوا ہر ماہ کسی شخص کو دو ہزار ڈالر کی رقم ادا کررہی ہے' ساتھ ہی وہ رقوم کو ادل بدل کرکے اس حقیقت کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش بھی کررہی ہے۔ میں نے چیکوں کو پلٹ کر دیکھا کہ یہ معلوم کرسکوں کہ یہ چیک کس شخص نے وصول کیے ہیں۔ ہر چیک کی پشت پر ووگ شاپس کی ربر مہر لگی ہوئی تھی اور اس کے نیچے جان ایل۔ لٹل ٹن کے دستخط تھے۔ اس کے نیچے ایک اور ربر اسٹمپ لگی ہوئی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان چیکوں کی رقوم شکاگو سیکنڈ نیشنل بینک کی ڈیربورن برانچ میں یا تو جمع کرائی گئی ہے یا یہ چیک وہاں بھنوائے گئے ہیں۔

ان چیکوں سے بس یہی کچھ معلومات حاصل ہوسکتی تھیں۔ میں نے چیکوں وغیرہ کو پھر گڈی کی صورت دے کر اور

ربر بینڈ لگا کر اسی طرح رکھ دیا جس طرح وہ مجھے ملے تھے۔ میں نے باقی چیزیں بھی واپس اپنی جگہ رکھ دیں اور واپس لونگ روم میں آگیا اور سب سے پہلے دروازے کی چٹخنی کھولی اور زنجیر اتار دی۔

میں نے دفتر فون کیا۔ انکل امبروز ابھی دفتر میں ہی تھے۔ میں نے جلدی جلدی انہیں اپنی کارگزاری سے آگاہ کیا۔ میں نے اپنی بات ختم کی تو انہوں نے کہا "بہت عمدہ صاحب زادے بہت عمدہ۔ تم نے، لگتا ہے کوئی اہم بات معلوم کرلی ہے۔ اب میں معلوم کرتا ہوں کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ تم بس بروک مین کے ساتھ چپکے رہو۔ باہر کے معاملات میں دیکھ لوں گا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایک تو آج جمعہ ہے اور آج بینک شام چھ بجے تک کھلے رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بینک میں ایک شخص میرا جاننے والا ہے۔ وہ ایسی سیٹ پر ہے کہ مجھے اس بارے میں مطلوبہ معلومات فراہم کردے گا۔ مجھے جیسے ہی کوئی ٹھوس بات معلوم ہوئی میں فوراً تمہیں فون پر اطلاع دوں گا۔ ویسے وہاں فون کے ساتھ ایکسٹینشن تو نہیں ہے؟"

"نہیں کوئی ایکسٹینشن نہیں ہے۔"

"بس تو ٹھیک ہے۔ پھر میں تم سے آزادانہ بات کرسکتا ہوں۔ تم بہانہ بنا سکتے ہو کہ یہ تمہاری کاروباری کال ہے۔"

اس کے بعد میں نے انکل امبروز کو ان نائٹروگلیسرین گولیوں کے بارے میں بتایا جو میں نے بروک مین کی شیشی سے نکالی تھیں "میں یہ گولیاں آج کسی وقت دفتر میں آپ کی میز پر رکھ دوں گا۔ آپ کل کسی لیبارٹری سے ان کا تجزیہ کرائیے گا۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے ایڈ۔" انکل امبروز نے کہا۔ "ڈاکٹر کروگر ہے نا۔ وہ تو زبان پر گولی رکھ کر ہی اس کی حقیقت بتادے گا۔"

میں نے جب ریسیور کریڈل پر رکھا تو پانچ بج رہے تھے۔ میں نے اپنے لیے ایک چھوٹا سا بیگ بنایا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ میں نے جلدی جلدی غسل کیا اور کپڑے تبدیل کیے۔ میں باہر جانے کی سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایوا اندر آگئی۔ مجھے دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ میں نے اس کو بتایا کہ بروک مین نے اپنی کار اور گھر کی چابیاں مجھے دے دی تھیں البتہ میں نے اس سے غلط بیانی کرتے ہوئے کہا کہ میں کوئی نصف گھنٹے قبل ہی گھر آیا ہوں صرف غسل کرنے اور کپڑے تبدیل کرنے کے لیے۔ میں نے اس سے کہا "میں اپنے کام سے جارہا ہوں۔ چند کاغذات پر وکیل کے سامنے دستخط کرنا ہیں۔ اس سے فارغ ہوکر ٹھیک وقت پر مڈوے ہوٹل پہنچ جاؤں گا۔ یہ بہانہ اس لیے بنانا پڑا کہ مجھے نائٹروگلیسرین کی گولیاں انکل کے دفتر پہنچانی تھیں۔

"او کے۔" ایوا نے کہا اور لونگ روم سے نکل گئی۔ میں باہر آگیا۔

ٹھیک سات بجے میں ہوٹل مڈوے پہنچا تو بروک مین اور ایوا وہاں موجود تھے۔ ہوٹل کا کھانا بہت عمدہ تھا۔ کھانے کے بعد کسی نائٹ کلب چلنے کی بات ہوئی تو ایوا نے مخالفت کی۔ "نہیں بھئی۔ اب گھر چلیں گے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ بروک مین بہت تھکا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ نائٹ کلب جاکر بروک مین خود پر قابو نہیں رکھ پائے گا اور ضرورت سے زیادہ شراب پی لے گا جو اس کے لیے اچھا نہیں ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ گھر چلیں۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ گھر ہی چلنا چاہیے۔ میں بہت تھک گیا ہوں۔" بروک مین نے کہا۔

اس کے بعد بحث کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔ ہم ہوٹل سے نکلے۔ ایوا اور بروک مین، ایوا کی کار میں روانہ ہوئے اور میں بروک مین کی بیوک میں۔

گھر پہنچ کر ایوا نے ساقی کے فرائض سنبھالے۔ چسکیاں لیتے ہوئے ہم اِدھر اُدھر کی باتیں کررہے تھے کہ اچانک بروک مین نے گلاس میز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے آگے کو جھک گیا اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں بغل کے نیچے رکھ لیا۔

پھر وہ فوراً ہی سیدھا ہوگیا۔ میں اور ایوا دونوں اس کی حالت پر پریشان ہوگئے۔ بروک مین نے کہا "کوئی خاص بات نہیں۔ صرف ہلکا سا دباؤ ہے۔ دورے والی کیفیت نہیں ہے پھر بھی احتیاطاً میں ایک گولی لے لیتا ہوں۔"

اس نے اپنی جیب سے سنہرے رنگ کا گولیوں کا ڈبا نکالا اور اس کو کھولا۔

"اف میرے خدا۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔ میں نے آخری گولی ہوٹل مڈوے پہنچنے سے قبل ہی لی تھی۔ اچھا ہی ہوا کہ ہم نائٹ کلب میں نہیں گئے۔ بہرحال سب ٹھیک ہے۔ میں اب اس ڈبے میں گولیاں بھرلوں گا۔ بلکہ ابھی بھر کرلاتا ہوں۔"

"ایک منٹ میں۔۔۔" ایوا نے کچھ کہنا چاہا۔

"فکر نہ کرو، میں بالکل ٹھیک ہوں۔" بروک مین نے کہا۔ وہ اب بالکل ٹھیک دکھائی دے رہا تھا۔ پھر وہ اٹھا اور لونگ روم سے نکل گیا۔ میں نے اس کے کمرے کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنی۔ مجھے یقین آگیا، وہ ٹھیک ہی تھا۔

ایوا نے مجھ سے باتیں شروع کردیں۔ وہ مجھ سے اس لڑکی کے بارے میں باتیں کررہی تھی جو سیاٹل میں رہتی تھی اور جس کے بارے میں، میں نے کھانے پر بتایا تھا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اپنی فرضی محبوبہ کے بارے میں

گفتگو کرتے ہوئے مجھے بڑا لطف آرہا تھا۔ اس پُر لطف گفتگو کے دوران اچانک مجھے احساس ہوا کہ بروک مین کو گئے ہوئے دس پندرہ منٹ ہوگئے ہیں۔ گولیوں کا ڈبا بھرنے کے لیے یہ کافی دیر تھی۔ میں نے سوچا کہ شاید وہ ضرورت کے تحت باتھ روم چلا گیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ اس کو کچھ کام یاد آگیا ہو۔ پھر بھی میں کھڑا ہو گیا اور "ابھی آیا" کہتا ہوا بروک مین کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

میں نے دروازہ کھولا۔ بروک مین پر نظر پڑتے ہی میں سمجھا کہ وہ مر چکا ہے۔ وہ قالین پر ڈریسر کے سامنے اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ ڈریسر پر گولیوں کی کوئی شیشی نہ تھی نہ ہی ڈریسر پر ایمل نائٹریٹ کے ایمپیول تھے۔

میں نے جھک کر اس کو دیکھا۔ میں نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اگر وہ مر گیا تھا تو میں نے ڈاکٹر کروگر سے جو ایمپیول لیا تھا وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اگر وہ زندہ تھا تو ایمپیول دینے میں ایک منٹ کی تاخیر سے اس کی جان جا سکتی تھی۔ میں نے نہ تو اس کی نبض دیکھی نہ اس کے چہرے کا جائزہ لیا۔ میں نے اس کے بال مضبوطی سے مٹھی میں پکڑے اور اس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے جیب میں سے ایمپیول نکال کر اسے توڑا اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔

ایوا دروازے میں کھڑی تھی۔ میں نے چیخ کر کہا "فون کرکے فوراً ایمبولینس بلواؤ۔ جلدی کرو۔" وہ بھاگتی ہوئی لونگ روم کی طرف چلی گئی۔

○☆○

بروک مین بچ گیا۔ اگر میں بروقت اس کو ایمپیول نہ دیتا تو وہ یقیناً موت کی وادی میں پہنچ گیا ہوتا۔ بچنے کے باوجود بروک مین کی حالت تشویش ناک تھی یہی وجہ تھی کہ میں اور انکل امبروز دو دن تک اسے دیکھنے نہیں گئے۔ ہم تیسرے روز، اتوار کے دن اس سے ملاقات کے لیے اسپتال پہنچے۔

بروک مین کا چہرہ زرد اور ستا ہوا تھا۔ ڈاکٹر کی ہدایت تھی کہ وہ مکمل آرام کرے۔ ڈاکٹروں نے اس سے ملاقات کے لیے ہمیں دس پندرہ منٹ دیے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن شرط یہی ہے کہ وہ سختی سے پرہیز کرے اور آرام کرے۔

بہرحال اس حالت میں بھی میں نے اس پر زیادہ گرجنے برسنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ میں نے ٹھنڈے لہجے میں اس سے کہا "مجھے افسوس ہے بروک مین کہ تمہاری چال کامیاب نہیں ہو سکی۔ تم ایوا کو نہیں پھنسا سکے۔ اس واقعے کے بعد میں نے پولیس سے رابطہ کرکے ایوا پر یہ الزام نہیں لگایا کہ اس نے تمہیں موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے برعکس ابھی تک میں نے تمہیں ایک موقع دیا ہے کیونکہ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ تم نے اس انداز میں خودکشی کی کوشش کی تھی کہ تمہارے قتل کا الزام ایوا کے سر آئے۔ یقیناً تم ڈروتھی اور جیری سے ٹوٹ کر اور بے پناہ محبت کرتے ہو کہ تم نے اس طرح موت کو گلے لگا کر اپنی جائداد کا وارث انہیں بنانے کی کوشش کی۔"

"میں... میں نے..." بروک مین کمزور لہجے میں بڑبڑایا۔ "آخر تم اس نتیجے پر کیسے پہنچے؟"

"سب سے پہلے تو تمہارے ہاتھ ہی چغلی کھا رہے تھے۔ تمہارے ہاتھ بہت زیادہ گندے تھے۔ اگر تم محض قالین پر گرتے تو وہ کبھی اتنے گندے نہ ہوتے۔" میں نے نپے تلے الفاظ میں بتانا شروع کیا "اس کے علاوہ تم قالین پر اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے اس سے ہی میں نے اندازہ لگالیا کہ تم نے کس طرح ٹھیک اس وقت اپنے آپ کو دل کے دورے کے حوالے کیا ہے۔ تم یقیناً اس سے قبل ڈنڈ نکال رہے ہو گے۔ پوری سرگرمی کے ساتھ جیسے ایتھلیٹ کسرت کے دوران کرتے ہیں۔ تم اس وقت تک یہ کسرت کرتے رہے جب تک تمہارا کمزور دل جواب نہ دے گیا اور تم بے ہوش نہ ہو گئے۔ یہ دورہ مہلک ہو سکتا تھا اگر میں بروقت نہ پہنچ جاتا۔"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے پھر کہا "تم یہ بھی جانتے تھے کہ میرے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ گولیاں اور ایمپیول تمہارے ڈریسر پر رکھی ہوئی تھیں اور ایوا اس وقت گھر آگئی تھی جب میں تمام کمروں کا جائزہ لے چکا تھا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ میں یہی سمجھوں گا کہ انہیں ایوا نے ہی وہاں سے ہٹایا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں تم نے ہٹایا تھا۔ تم اس مقصد کے لیے ٹیکسی سے اپنے گھر پہنچے تھے۔ ہم چاہیں تو اس ٹیکسی کو تلاش کرکے یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ بہرحال مسٹر بروک مین، جو ہوا سو ہوا۔ اب سنو وہ خبر جو انکل امبروز کے پاس ہے تمہارے لیے۔"

انکل امبروز نے کھنکھار کر گلا صاف کیا اور کہا "مسٹر بروک مین تمہارے لیے یہ خبر ہے کہ تم شادی شدہ نہیں ہو۔ تم ایک آزاد شخص ہو کیونکہ ایوا سے تمہاری شادی بالکل غیر قانونی تھی۔ تم سے شادی کے وقت بھی ایوا شادی شدہ تھی اور اس نے اپنے پہلے شوہر سے طلاق نہیں لی تھی۔ شاید اس لیے کہ پہلی شادی کے بعد وہ دوسری شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔ شاید اس کو توقع بھی نہیں تھی کہ کوئی امیر شخص اس سے شادی کے لیے تیار ہو گا۔ سو جب تم نے اس سے شادی کے لیے کہا تو وہ تیار ہو گئی۔ تب اتنا وقت گزر چکا تھا کہ اس کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کا پہلا شوہر

کہاں ہے اس لیے وہ اس سے طلاق بھی نہیں لے سکی۔"

"مگر۔۔۔۔"

"تم خاموش رہو مسٹر بروک مین۔ پہلے مجھے اپنی بات ختم کر لینے دو۔ ویسے بھی ڈاکٹروں نے تمہیں زیادہ بولنے سے منع کیا ہے۔" انکل امبروز نے بروک مین کی بات کاٹتے ہوئے کہا "ایوا کے قانونی شوہر کا نام لٹل ٹن ہے۔ وہ ایک بارٹینڈر ہے اور وہ دس برس قبل ایوا کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ تمہاری خوش قسمتی یا ایوا کی بدقسمتی کہ تمہاری اور ایوا کی شادی کے بعد لٹل ٹن نے پھر ایوا کو ڈھونڈ نکالا۔ جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس نے غیر قانونی طور پر تم سے شادی کر لی ہے تو اس نے ایوا کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ وہ تین برس سے لٹل ٹن کو دو ہزار ڈالر ماہانہ دے رہی ہے۔ یعنی اس رقم کا نصف جو تم ایوا کو ہر ماہ اس کے ذاتی اخراجات کے لیے دیتے ہو۔ اس کے لیے انہوں نے ایسا طریقہ نکالا ہے کہ وہ لٹل ٹن کو چیک بھی بھیجتی رہے اور بظاہر اس کا حساب بھی پورا رہے۔ اس کا طریقہ کیا ہے اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔"

اس مرحلے پر گفتگو کا سلسلہ میں نے شروع کیا "ہم نے اس مسئلے کی بھی پولیس کو اطلاع نہیں دی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم اس بارے میں نہ تو خود پولیس کو اطلاع دو گے نہ ایوا کو عدالت میں گھسیٹنا چاہو گے۔ ہمارے خیال میں تو جس طرح تم نے ایوا کو قتل کے الزام میں پھنسانا چاہا تھا اس کے بعد تم پر لازم ہے کہ اس سلسلے میں تلافی کے طور پر تم بھی اس سے کچھ اچھا سلوک کرو۔ ہم نے اس ضمن میں ایوا سے بات کی ہے۔ وہ خاموشی سے شکاگو چھوڑ کر رینو جانے کے لیے تیار ہے لیکن اس کے لیے تمہیں اس کو کچھ نہ کچھ تو دینا ہی ہو گا۔ اس طرح تم اس سے طلاق لے کر آزاد ہو جاؤ گے پھر تم ڈروتھی سے قانونی طور پر شادی کر لینا اور جیری کو اپنا قانونی وارث بنا لینا۔"

"اس کے ساتھ ہی ایوا لٹل ٹن سے طلاق لینا چاہتی ہے۔ تمہیں اس سلسلے میں بھی رقم سے اس کی مدد کرنا ہو گی۔" انکل امبروز نے ایک اور نکتے کی وضاحت کی جو میں بتانا بھول گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" بروک مین نے کہا۔ اب اس کے چہرے پر تناؤ اور کشیدگی کے آثار کم تھے، زردی بھی کم ہو گئی تھی۔ میرا خیال تھا کہ اب وہ زیادہ تیزی سے صحت یاب ہو جائے گا۔ "میں تم دونوں کا بے حد شکر گزار ہوں۔ ہمیشہ احسان مند۔۔۔۔ کہو تو کچھ رقم اور۔۔۔۔"

"نہیں ہمارا تمہارا حساب برابر ہو گیا ہے۔" انکل امبروز نے کہا "اب تم سے یہی گزارش ہے کہ آئندہ کبھی اپنے کسی کام کے لیے ہم سے رابطہ نہ کرنا۔ پرائیویٹ سراغ رساں اس قسم کے معاملات میں ملوث ہونا پسند نہیں کرتے جن میں کسی بے گناہ شخص کو مجرم بنا کر پھنسانے کی کوشش کی جائے۔"

اس کے بعد بروک مین سے ہماری ملاقات نہیں ہوئی تاہم چند ماہ بعد ہمیں اس کی طرف سے ایک پیغام ملا۔ ویسٹرن یونین کا ایک پیغامبر ہمارے دفتر میں آیا۔ ہمارے لیے وہ ایک لفافہ اور ایک چھوٹا سا بکس لے کر آیا تھا۔ اس نے کہا "مجھے ہدایت ہے کہ میں آپ کے جواب کا انتظار نہ کروں۔" یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

لفافے میں ایک شادی کارڈ تھا۔ اولیور آر۔ بروک مین اور ڈروتھی اسٹارک کی شادی کا۔ اس کارڈ کے پیچھے ایک مختصر سی تحریر تھی۔

"مجھے امید ہے کہ آپ حضرات نے اب مجھے اس حد تک تو معاف کر دیا ہو گا کہ اب میری طرف سے ایک حقیر سا تحفہ قبول کر لیں۔ میں نے ڈیلر سے کہا ہے کہ وہ یہ تحفہ آپ کے دفتر کی عمارت کے باہر چھوڑ دے۔ ڈیش بورڈ میں تمام ضروری کاغذات موجود ہیں۔ ہر چیز کے لیے اور ساتھ میں یہ تحفہ قبول کرنے کے لیے بھی بے حد شکریہ۔"

چھوٹے سے بکس میں کار کی چابیوں کے دو سیٹ تھے۔

ہم دفتر سے نکل کر باہر آئے۔ میری توقع کے مطابق سڑک پر گہرے رنگ کی بالکل نئی بیوک کھڑی تھی۔ کیا شاندار گاڑی تھی۔ ہم دونوں اس کو دیکھتے رہے۔

"کیوں بھئی، کیا ہم نے اس کو معاف کر دیا ہے؟" انکل امبروز نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میرا تو یہی خیال ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کار۔ اتنا قیمتی تحفہ۔ اس کا سبب؟" انکل امبروز نے دریافت کیا۔

میں ہنسا "بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اس کی بیوک کی بہت تعریف کی تھی۔ اس سے خود بیوک چلانے کی درخواست کی تھی اور اس کے دریافت کرنے پر بتایا تھا کہ ہمارے پاس کار نہیں ہے۔ کاروبار ہی اتنا مندا ہے کہ کار لے ہی نہیں سکتے۔"

"کمال ہے۔ بہت ہی شریف، نیک دل اور دوسروں کا خیال رکھنے والا آدمی ہے یہ بروک مین۔ چلو میں بھی اس کو معاف کرتا ہوں۔"

●●